یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن | پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

[illegible]

اخبار اہلحدیث
امرتسر

نمبر ۱۷ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے	سالانہ	۱۲ر
روسا وجاگیرداران سے	"	للعہ ر
عام خریداران سے	"	للعہ ر
"	ششماہی	۲ر
ممالک غیر سے	سالانہ	۵ شلنگ ۴ پنس
"	ششماہی	۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک وایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۶ فروری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
ہمارے علمار کرام	۱
اہلحدیث کانفرنس کا سالانہ جلسہ	۴
متفرق سوالات	۴
قادیانی مشن	۵
انجمن اخوان الصفا	۶
ہندوستان چار بلاؤں میں	۶
ایک عجیب افترا	۶
نبوت	۷
کسی کا ہورہے کوئی نبی کے ہورہے ہیں ہم	۷
میاں صاحب کا مدرسہ	۹
مذاکرہ علمیہ نمبر ۵	۱۰
بقیہ تواریخ جغرافیہ وید	۱۰
جنگ کب ختم ہوگی	۱۱
فتوے ... (صفحہ ۱۲) متفرقات	۱۳
خبریں ... (صفحہ ۱۴) اشتہارات	۱۵و۱۶

ہمارے علماء کرام

اہلحدیث علماء کا دعوٰے ہونے سے لکھنے کے قابل تھا اور ہے کہ ہم اُس ٹھیٹھ اسلام پر ہیں جو خدا نے اپنے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت دنیا میں بھیجا جس کا نمونہ صحابہ کرام کو بنایا۔ یہی ایک آواز تھی جو یہ جماعت اہلحدیث لیکر اٹھی تھی اور یہی ایک پکار تھی جس کی بابت کہا جاتا تھا۔

میں عاشق ہوں اس اپنی پوری صدا کا
مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا

اس آواز کے پہنچانے میں جو رکاوٹ پیش آئی اہلحدیث علمار نے بڑی مردانگی سے اُس کا مقابلہ کیا اور جوانمردی نامے ہٹایا۔ نہ کبھی دم پیچھے ہٹے نہ ہٹنے کا نام لیا۔ اہلحدیث کے علمار کو جب کسی مباحثہ میں بلایا گیا۔ اگر انہوں نے اُس مجلس کا خاتمہ اچھا سمجھا تو کبھی انکار نہیں کیا۔ اُن کے مخالفین کی طرف سے ہمیشہ اس بات پر زور رہا کہ مباحثہ عام مجلس میں ہو لیکن چونکہ عام مجلس میں فریق ثانی کی طرف سے شورش کا خطرہ ہوتا تھا اس لئے نیک نیتی سے اہلحدیث یہی کہتے رہے کہ اس طرح تحقیق نہیں ہوسکتی بلکہ فساد سے فریقین کے بدنام ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے خاص مجلس میں گفتگو ہونی چاہیے۔

امرتسر میں اہلحدیث اور حنفیہ کے کئی ایک مباحثے ہوئے جن میں سے تین خاص قابل ذکر ہیں:

(ا) مباحثہ مابین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی حبیب اللہ صاحب مرحوم پشاوری بر مکان نور پوریاں۔

(ب) مباحثہ مابین مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اور مولوی حبیب اللہ صاحب پشاوری

گلزار احمدی کم یعنے معارج النبوۃ کا اردو ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں۔ واعظان خوش بیان کے لئے بہت مفید ہے قیمت رعایتی ۸ر (مینجر)

AsliAhleSunnet.com

مرحومین برمکان شیخ عطا محمد مرحوم
(ج) مباحثہ مابین خاکسار اور مولوی عبد الصمد صاحب امرتسری برمکان شیخ جمال الدین سوداگر شال۔

یہ سب خاص مجلس میں بموجودگی محدود اشخاص ہوئے تو نتیجہ بھی نکلا۔

عرصہ بارہ سال سے جو بعض علما کی مجھ سے نزاع ہے جس کا اثر بہت دور دور تک پہنچا جو سب ناظرین کو معلوم ہوگا اُس کے متعلق میں نے ہمیشہ کوشش کی کہ خاص مجلس میں بیٹھکر گفتگو کرکے کسی حد تک فیصلہ کرلیں۔ مگر میرے مخاطبوں نے اسطرف توجہ ہی نہ کی۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ ربیع الاول (۲۹ جنوری) کے پرچے میں میں نے پھر چار گروہان مخالفت (مولانا احمد اللہ صاحب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی۔ قاضی عبد الاحد صاحب راولپنڈی) کو مخاطب کرکے لکھا تھا کہ آؤ ایک مجلس میں محدود اشخاص کی موجودگی میں گفتگو کرکے اس نزاع کو ختم کریں۔

جماعت اہلحدیث کی گذشتہ تاریخ پر نظر کرکے خصوصاً اس امر کو مدنظر رکھکر کہ ان حضرات میں سب سے زیادہ محسن مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری الحدیث کی خود زندہ تاریخ ہیں۔ واقعات کا آپ کو علم ہے تو ی امید تھی کہ اس تجویز کو بڑی پسندیدگی سے دیکھا جائیگا۔ اور اگر ہمارے بھلے دن آئے ہیں تو بس ہفتے عشرے میں ہم ایک دوسرے سے ملکر یہ شعر پڑھینگے ؎

جذبہ عشق بجدیست میان من و تو
کہ رقیب آمد و نشناخت نشان من و تو

مگر انتہائی قدر افسوس ہے نہ صرف مجھے بلکہ ناظرین بھی اس افسوس میں میرے شریک ہونگے کہ ہمیں معقول تجویز کو ایسا پامال اور ذلیل کیا گیا کہ جس سے صاف پتہ ملتا ہے کہ ان حضرات کا یا تو فیصلہ کرانیکا منشا ہی نہیں یا ان کو اپنی مغلوبی کا اندیشہ ہے۔ حالانکہ یہاں کوئی غالب کا سوال ہے نہ مغلوب کا بلکہ سوال تو صرف یہ ہے کہ ہم سب کو ملکر کام کرنا چاہئے اور ملنے میں جو بعض طبائع کو رکاوٹ آگئی ہے اُس کو دور کیا جائے۔ باقی ہار جیت کا ذکر ہی کیا۔ لو میں ابھی سے کہے دیتا ہوں ؎

میں بھی جھوٹا مرے دعوے بھی سراسر جھوٹے
تمہیں سچے سہی اس بات کا جھگڑا کیا ہے

خیر ان چار مخاطبوں میں سے دو تو بالکل خاموش رہے دو نے اس درخواست کو قبول کیا۔ مگر دونوں کی قبولیت کی نوعیت الگ الگ ہے۔

مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری نے کسی اور شخص سے (جو در اصل میرا مخاطب نہیں) مضمون لکھوا کر آپ اُس پر تائیدی دستخط کرکے میرے پاس بھجوایا۔ مجھے اس سے مطلب نہیں کہ تائیدی کیے یا اصلی۔ مجھے تو رفع نزاع سے غرض ہے یہ حیلے حوالے جو دنیا داری کے رنگ میں ہیں اہل علم کو زیبا نہیں کہ خطبوں میں ممبروں کے اوپر جہاں گرمی میں لوگوں کو پنکھا ہلانے سے بھی منع کریں مگر سارے خطبے میں میرے نام کا وظیفہ پڑھیں (شائد یہ بھی منفعت ہوگا) مگر فیصلہ کے لئے ایک ایسے شخص کو اپنا امام بناویں جس کو تاش۔ چوپٹ اور شطرنج کھیلنے سے فرصت نہ ہو۔ کیا یہ علم کی شان ہے؟ مولانا! ببیں کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی۔

خیر مولانا کے جواب کا مختصر مضمون یہ ہے کہ
(ا) مباحثہ کھلے میدان میں بمقام امرتسر پندرہ روز تک روزانہ پانچ گھنٹے تقریری ہوا کریگا۔
(۲) منصف مولانا محمود الحسن صاحب مدرس اعلے مدرسہ دیوبند ہونگے۔
(۳) خرچہ ہر حال تم (ابو الوفا) پر ہوگا۔

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان حضرات کو اسلام کا کچھ درد یا اس نزاع سے کوئی صدمہ ہے جسکو دور کرنا چاہتے ہوں۔ کھلے میدان میں پندرہ روز روزانہ پانچ گھنٹے تقریری مباحثہ ہوگا۔ اللہ اکبر بہت اچھا۔ چونکہ مجھے اس نزاع کا فیصلہ کرنا منظور ہے اس لئے میں آپ کی یہ صورتیں بھی منظور کرتا ہوں بشرطیکہ آپ مندرجہ ذیل باتوں کو منظور کریں جو آپ کو منظور کرنی ہونگی:۔

(ا) چونکہ آپ میدانی مباحثہ کے خواہشمند ہیں اس لئے جلسہ کا انتظام آپ کے ذمہ ہوگا خواہ اپنی جمعہ مسجد میں کریں یا کسی اور جگہ

(ب) مولانا محمود الحسن صاحب کو آپ نے منصف تجویز کیا ہے مجھے منظور۔ چونکہ گفتگو تقریری ہوگی۔ جس میں منصف صاحب کی موجودگی ضروری ہے لہذا منصف صاحب سے استمزاج مقدم ہے کہ وہ امرتسر میں پندرہ روز تک قیام فرما کر شریک جلسہ ہوا کرینگے یا نہیں (غالباً انہیں منظور کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ بشرطیکہ محض بیکار ہوں)

یہ تو ہوا امرتسری مولانا کا جواب۔ اب سنئے مولانا بٹالوی کا قصہ۔ انصاف سے کہنا پڑتا ہے کہ امرتسری حضرات کی طرح بٹالوی حضرت نے طرح نہیں دی بلکہ آمادگی کی ہے جزاھم اللہ

آپ نے ایک مضمون دفتر اہلحدیث میں بھیجا ہے جس کی نقل آپ نے اخبار ۱۴ فروری میں بھی چھپوائی ہے آپ کا مضمون یہ ہے:۔

اس دعوت کی اجابت

مولوی فقیر اللہ کو مدراس سے بلانا۔ قاضی عبد الاحد کو راولپنڈی سے آنے کی تکلیف دینا۔ شیخ فانی مولوی احمد اللہ پر بحالت موجودہ ناتوانی سیالکوٹ[1] کے سفر کی مشقت ڈالنا "نو من تیل بلہداں" کی مثل کا مصداق ہے۔ لہذا اس معرکہ آرائی کے لئے صرف خاکسار بوڑھا جوان جو عمر میں گو ہشتاد سالہ ہے مگر ہمت اور ثبات طاقت میں چہل سالہ بلکہ اس سے بھی کم سن جوان ہے اور مصرع و بیت ذیل کا مصداق ہے:۔

"بہ ہمت جوان و بہ تدبیر پیر"

نظامی بسا صاحب آوازہ
کہن گشتی و نیچاں تازہ

ہر وقت حاضر ہے اور اس چیلنج کو دل سے منظور کرتا ہے اس میں نہ کسی اور منصف کی

(۱) میں نے تو سیالکوٹ کا نام ہی لیا تھا بلکہ امرتسر اور بٹالہ کا لیا تھا۔ آپ ہی ان تینوں صاحبوں کے وکیل بنجائیے (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

ضرورت ہے اور نہ دس بیس شرکا کی حاجت بلکہ ایک یہ بوڑھا جوان دوسرا آں عزیز نوجوان تیسرا مرزا ظفر اللہ صاحب کافی ووافی ہیں۔ مرزا صاحب کے علاوہ علمار کی اسلئے ضرورت نہیں ہے کہ اہلحدیث کی جامع ومانع تعریف یہ خاکسار آپ ہی کی تصنیف سے پیش کریگا۔ پھر آں عزیز کا خارج از اہلحدیث ہونا بھی آپ ہی کی کلام سے پیش کریگا جو اُردو میں ہے اس امر کے ثبوت کے لئے خارجی دلائل منطقیہ وکلامیہ وغیرہ سے ہرگز تعرض نہ کریگا۔ لہٰذا آں عزیز کے اُردو کلام سمجھنے اور اس فیصلہ دینے کے لئے کسی عالم معقول ومنقول کی ضرورت پیش نہ آئیگی صرف مرزا صاحب کا منصف ہونا کافی ہوگا ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

آپ دس فروری[1] سے پہلے (کیونکہ ۱۰ فروری کے بعد مجھے ایک سفر درپیش ہے) یا بیس فروری کے بعد کوئی دن مقرر کریں اور سیالکوٹ کو چل پڑیں جس دن امرتسر سے چلنا ہو اُس دن سے مجھے اطلاع دیں تاکہ میں بھی بٹالہ سے چلوں اور امرتسر پہنچکر آں عزیز کے لئے ٹکٹ انٹر مڈیٹ کا اپنی گرہ سے خریدوں۔ میں خود تو اکثر تھرڈ کلاس میں سفر کیا کرتا ہوں جیسے کہ مسٹر گلیڈسٹون سابق وزیر انگلستان سفر کیا کرتا تھا جس کا ذکر آں عزیز نے بطور شماتت اپنے اخبار میں کیا ہے اور میں بطور صداقت اُس کا اظہار کرتا ہوں۔ اس اجابت کو آں عزیز نے روکا تو تاڑنے والے تاڑ جائینگے کہ آپ کا یہ چیلنج نہیں ہے بلکہ ایک چکمہ ہے جو ہمیشہ آپ دیا کرتے ہیں۔ بارہ برس سے آپ مجھے مباحثہ کا دم مارتے ہیں مگر ناممکن الوقوع شرائط پیش کرکے اس کو ٹلاتے رہتے ہیں۔ ازانجملہ آپ کی یہ شرط ہے کہ منصف مسلم الفریقین کوئی عالم ہو۔ یہ شرط اس لئے وقوع میں نہیں آتی کہ آپ اپنے ہمخیال علمار (حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری وواعظ[2] عبدالعزیز رحیم آبادی وغیرہما) کو پیش کرتے ہیں اور میں اُن کو آپ کا ہمخیال سمجھکر قبول نہیں کرتا۔ میں علمار دیوبند سہارنپور کو پیش کرتا ہوں تو آپ اُن کو حنفی کہکر نہیں مانتے۔ ایسا عالم منصف کوئی نہیں ملتا جو مسلم فریقین کا ہو۔ اور مباحثہ کافور ہوجاتا ہے۔ اب جو خدا تعالیٰ نے آپکی قلم سے منصفوں میں مرزا صاحب کا نام نکلوا دیا ہے جن کو میں نے بھی مان لیا ہے۔ لہٰذا وقوع مباحثہ کی امید ہوگئی ہے۔ اب کسی اور عالم مسلم الفریقین کی شرط لگاؤگے تو اہل انصاف تعین کرلینگے کہ یہ چیلنج نہیں چکمہ ہے اور یہ شرط "نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی" کا مصداق ہے۔

(راقم ابوسعید محمد حسین بٹالوی)

ثنائی جواب میں نے مولانا صاحبان کا نام پیش کیا تھا میں نے حنفی علمار کی منصفی سے انکار کیا۔ **مولانا!** میں تو نہیں کہہ سکتا کہ آپ دانستہ جھوٹ بولتے ہیں حاشا وکلا۔ مگر یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ کو بوجہ کبرسنی کے سہو ہوگیا۔ ورنہ یاد ہوتا تو آپ علمار حنفیہ کی منصفی سے مجھے منکر نہ ٹھیراتے آپ کو یاد نہیں رہا جب آپ نے تین علمار کو منصف مانا تھا جو یہ تھے:- مولانا محمد بشیر مرحوم (اہل حدیث) مولانا عبدالحق صاحب دہلوی مصنف تفسیر حقانی (حنفی) اور مولانا خلیل احمد صاحب مدرس مدرسہ دیوبند سہارنپور (حنفی) میں نے ان تینوں کو منظور کرلیا تھا۔ کیا آپ میرے انکار کی کوئی تحریر دکھا سکتے ہیں۔ مگر آپ نے باوجود میری منظوری کے سلسلہ گفتگو آگے نہ چلایا۔ اب بھی مجھے اسی بات کا خطرہ ہے۔ مگر چونکہ مجھے خواہش ہے کہ مرنے سے پہلے آپ کے ساتھ فیصلہ ہوجائے اس لئے میں اب بھی آپ ہی کی تجویز منظور کرتا ہوں پس سنئے:-

سب سے پہلے منصف سے استمزاج کرنا ضروری ہے پس ایک مشترک خط جسپر ہم دونوں کے دستخط ہوں مرزا ظفر اللہ صاحب کی خدمت میں بھیجا جائے کہ آپ اس خدمت کو منظور کریں۔

چونکہ سابقہ تجربہ ہے کہ زبانی باتوں سے ہر فریق اپنے مفید مطلب نتیجہ نکالتا ہے جس کی تفصیل کی حاجت نہیں اس لئے ضروری ہے کہ جو بات ہو تحریری ہو۔ پس اپنے دعوے (اخراج از اہلحدیث) کو مدلل لکھکر بذریعہ **منصف صاحب میرے پاس** بھیجدیں میں اُس کا جواب منصف صاحب کی خدمت میں بھیجدونگا۔ اُن کا اختیار ہوگا آپ سے اُس کے متعلق کچھ دریافت کریں یا مجھ سے بھی کچھ پوچھ لیں۔ اسکے بعد فیصلہ کی ایک نقل میرے اور ایک آپ کے پاس بھیجدیں۔ نہ ہم کو جانے کی حاجت ہے نہ زبانی گفتگو کی ضرورت۔ آپ نے اگر دل سے چیلنج منظور کرلیا ہے تو یقیناً اس صورت کو بھی منظور کرینگے کیونکہ بغیر اس کے نہ فیصلہ ہوگا نہ نتیجہ۔ سیالکوٹ کی پہلی مجلس منعقدہ بمکان چودھری سلطان محمد صاحب بیرسٹر آپ کو بھی یاد ہوگی۔ جسکی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں۔

باقی رہا آپ کا اپنے آپ کو پھر نوجوان کہنا اُس کا تو میں بھی قائل ہوں۔ اگر آپ ایسے جوانمرد نہ ہوتے تو ۲۲ر نومبر کے پیسہ اخبار کے ذریعہ سرکار میں جنگی خدمت کے لئے درخواست کیوں بھیجتے خدا آپ کی یہ خدمت قبول کرے۔ آمین ؛

باقی تین حضرات (مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی اور قاضی عبدالواحد پنڈوری) کی طرف سے اگر آپ وکیل ہیں تو فبہا ورنہ آپ کو اُن کی طرف سے عذر کرنے کی نہ ضرورت ہے نہ قبول ؛

امید ہے منظوری سے جلدی اطلاع دینگے۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ نزاع میں جانا مالک کو پسند نہیں اللّٰھم الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا ؛

مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ سستانہ امسال ۶-۷ مارچ کو ہوگا۔

---

[1] یہ مضمون مجھے ۱۰ فروری کو ملا تھا (ایڈیٹر) [2] پھر تو سنت ہوا! کبھی یونہی ہو (ایڈیٹر) [3] ہمارے لائق مولوی جسپر خفا ہوتا اُس کو واعظ کا خطاب دیا کرتے ہیں۔ جو اہلحدیث مذہب ہے کیونکہ وعظ کوئی خدائی خلق ہے۔ یتکلم اللّٰہ ان فوجھا لمثلہ (ایڈیٹر)

(۲۵۹) خصائل النبی۔ [illegible]

اہل حدیث کانفرنس کا سالانہ جلسہ

سابق پرچے میں اعلان ہوچکا ہے کہ کانفرنس کا چوتھا سالانہ جلسہ بمقام علیگڈھ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کو ہوگا۔ انشاء اللہ۔

کانفرنس کی اغراض و مقاصد کو ملحوظ رکھکر جو صاحب کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں وہ اطلاع دیں۔

اصحاب اہلحدیث پر بھروسہ ہے کہ وہ اس مجلس میں شریک ہونے کے لئے کسی خاص خط یا دعوت کا انتظار نہ کریجئے۔ بلکہ آپ کو اپنی دینی اور قومی مجلس جان کر شریک ہونگے۔

واضح رہے کہ پانچواں سالانہ جلسہ پنجاب ہے۔ بہت دور چلا جائیگا جس میں اہل پنجاب کو شریک ہونا ذرا زیادہ تکلیف کا باعث ہوگا۔ اس لئے احباب پنجاب اپنی زندہ دلی کا ثبوت کافی پہنچادیں جو علیگڈھ کو اُن کو خطاب ملا ہوا ہے "اے زندہ دلان پنجاب"

بعض احباب نے تاریخوں پر اعتراض کیا ہے کہ اس میں ملازموں کی تعطیل کا خیال نہیں رکھا گیا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ کانفرنس ہذا کی تاریخیں تو مقرر ہیں۔ مارچ کا اخیر ہفتہ اور اتوار جس کا اعلان پچھلے سال پشاور میں ہوچکا تھا مگر اس دفعہ جو علیگڈھ میں مجلس شوریٰ بیٹھی تو مارچ کے اخیر پر دو مشکلات پیش آئیں۔ ایک تو طلبار علیگڈھ کالج کے امتحان کے دن تھے۔ طلبار کے وکلاء نے زور دیا کہ یہ تاریخیں مناسب نہیں۔ دوم جس مکان میں جلسہ ہوگا وہ اناج کی منڈی ہے اور اخیر مارچ کے دہاں اناج آنا شروع ہوجاتا ہے جس سے تمام مکان اور عمارتیں گھرجاتی ہیں۔ آخر تجویز ہوئی کہ اخیر فروری کے کیا جائے۔ اس پر خیال دوڑا کہ یہاں اخیر فروری کے ہمیشہ بارش ہوا کرتی ہے اسی لئے نمائش کو اخیر سے ہٹا کر وسط کیا گیا ہے۔ آخر بہت غور و فکر کے بعد یہ تاریخیں رکھی گئیں۔ ان میں اتوار اور پیر کی تعطیل بھی کہیں کہیں ہے۔ اس کے سوا کوئی صورت نہ ملی۔ امید ہے ہمارے دوست ہمکو اس عذر کی وجہ سے معذور سمجھینگے!

اصل یہ ہے کہ تعطیلات کم ہیں اور جلسے زیادہ دیکھئے ایسٹر کی تعطیلات میں دو اسلامی جلسے (حمایت اسلام اور ندوہ) ہونگے۔ حالانکہ دونوں میں شریک ہونے والے قریب قریب ایک ہی قسم کے لوگ ہیں یہانتک کہ ہمیں نے خود ندوہ کے جواب میں یہی لکھا کہ پنجاب میں حمایت اسلام کا جلسہ ہے اس لئے ہم نہیں آسکتا۔ اسی طرح ممکن ہے کئی ایک اصحاب نے یہ لکھا ہو کہ ندوہ کا جلسہ ہے اس لئے ہم حمایت اسلام میں نہیں آسکتے مگر منتظمان بھی حیران ہیں کریں تو کیا کریں۔ حالانکہ ان دونوں جلسوں کا انتظام ممکن تھا۔ ندوہ والے اخیر ہفتہ اور اتوار مارچ کا لے لیتے اور ایسٹر لاہور والوں کے لئے چھوڑ دیتے جس کی دو وجہیں تھیں ایک تو یہ کہ لاہور کا جلسہ ہمیشہ انہی دنوں میں ہوا کرتا ہے۔ دوم اخیر مارچ کے لاہور میں شالامار باغ کا میلہ ہوتا ہے جس کی طرف سب لوگوں کا میلان ہوتا ہے اس لئے حمایت اسلام کا جلسہ اُن تاریخوں میں مناسب نہیں مگر ندوہ کا ہوسکتا تھا۔ ممکن ہے اُن کو بھی کوئی ایسی ہی دقت پیش آئی ہو جو ہمیں آئی ہے

بہرحال امید ہے احباب اہلحدیث اپنے دینی جلسے کو بڑی تزک اور شان سے نبھینگے۔ انشاء اللہ

توحید و سنت کی اشاعت کے متعلق جو جو تجاویز اُن کے خیال میں آئیں قلمبند کرکے پہلے ہی بھیجدیں تو بہتر ہے!

متفرق سوالات

(۱) نماز عیدین کب سے شروع ہوئیں اور کیوں۔ پہلے تھیں یا نہیں۔ اگر نہ تھیں تو کیوں۔ پہلے بھی تو اسلام تھا۔

(۲) قربانی کب سے شروع ہوئی اور کیسے۔ پہلے تھی یا نہیں۔ اگر نہ تھی تو کیوں۔ پہلے بھی اسلام تھا!

(۳) گوشت خنزیر کیوں حرام ہوا!

(۴) جب آدمی دیدہ و دانستہ گناہ کرنے کے بعد توبہ کرے تو کیوں بخشا جاویگا۔

(۵) جب مادہ نہ تھا تو خدا کس چیز کا خدا تھا۔ جب فرشتے بھی نہ تھے تو خدا کس کا خدا تھا۔

یہ ایک میرے دوست آریہ صاحب کا سوال ہے اور امید ہے کہ پوری توجہ فرماوینگے!

(نیاز مند بابو عطا محمد ریلوے سٹیشن بٹالہ خریدار اہلحدیث ۳۵۰۰)

جوابات (۱) عیدین کی نماز فرض نہیں کہ پہلے زمانہ میں بھی اُس کی تلاش کی جائے بلکہ ایک دینی رسم ہے۔ اور رسومات کی تبدیلی ہر نبی کے زمانہ میں بقرین مصلحت ہوتی رہی۔

(۲) قربانی پہلے بھی تھی لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا بائیبل میں آج تک قربانیوں کے حکم ملتے ہیں بلکہ ہندؤں کی کتابوں میں بھی اس کا ثبوت ہے منوجی فرماتے ہیں:-

یگیہ (قربانی) کے واسطے اور نوکروں کے کھانے کے واسطے اچھے ہرن اور پکشی (پرندا) مارنے چاہئیں (سزا دیتے ہیں) اگست رشی نے اگلے زمانے میں ایسا کیا (سمرتی باب ۵ فقرہ ۲۲)

اور بھی بہت سے حوالے ایسے ملتے ہیں۔

(۳) خنزیر کا گوشت اخلاق میں مضر ہے اس کی حرمت بائیبل اور منوسمرتی میں بھی ہے (ملاحظہ ہو کتاب احبار باب ۱۱ فقرہ ۷) (منوسمرتی باب ۵ فقرہ ۱۹)

(۴) بخشش تو توبہ کے وقت جو خلوص ہوتا ہے اُس پر مبنی ہے۔ اگر وہ ہے تو بخشش بھی ہے نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ وہ خلوص اس پر مبنی ہے کہ توبہ کرنے کے وقت گنہگار خدا کو اپنا حقیقی مالک سمجھکر اُس کے آگے گناہ کا اقرار کرے اور اُس کی بخشش مانگے تو خدا بخشدینے کا وعدہ کرتا ہے

AsliAhleSunnet.com

اسی لئے ارشاد ہے هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ اس آیت میں عباد کی اضافت اپنی طرف کر کے قبولیت توبہ کی بناء اور فلاسفی بتلائی ہے۔ اشارہ کیا ہے کہ قبولیت توبہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالےٰ بندوں کا اصلی مالک اور اُن کی فطرت سے واقف ہے وہ جانتا ہے کہ ان سے گناہ کا ہو جانا تعجب نہیں اس لئے بخشش بھی محال نہیں ہے۔

(۵) یہ سوال تو آریہ سماج پر وارد ہوتا ہے ہم پر نہیں کیونکہ آریوں کے نزدیک خدا مادہ کا اور روح کا خالق نہیں بلکہ وہ اجسام کا خالق ہے (بہت خوب) لیکن جس حالت میں بعد پرلے (فنا) کے تمام اجسام منتشر ہو کر مادہ کی .... لطیف حالت میں چلے جاتے ہیں اُس وقت خدا کس چیز کا خدا ہوتا ہے مادہ اور روح کا تو ہو نہیں سکتا کیونکہ وہ اُس کی مخلوق نہیں۔ مخلوق نہیں تو مملوک بھی نہیں پھر خدائی کیسی؟ ہاں اسلام سرے سے اس بناء کو غلط قرار دیتا ہے۔ اسلام کے نزدیک خدا کے سوا جو چیزیں ہیں اُن میں سے کوئی چیز بھی خدا کی عمر کے برابر نہیں۔ خدائی عمر میں کسی چیز کو برابر سمجھنا خدا کا شریک بنانا ہے جس کو اسلام ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اس لئے خدا کی خدائی اُس کا ذاتی وصف ہے کسی مخلوق کے وجود پر منحصر نہیں بلکہ کسی چیز کا ہونا اُس کی خدائی کے لئے ضروری ہے تاکہ وہ ہر چیز کا خدا کہلا سکے۔ اس لئے کہ اگر کوئی چیز اُس کے برابر کی ہوئی تو وہ اُس کا خدا نہ ہوگا حالانکہ اسلام کہتا ہے هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پس اسلام اپنا اعتقاد کھلے لفظوں میں ظاہر کرتا ہے ؎

جب کچھ نہ تھا تب نرا کار تھا
خلقت کو پیدا کرنہار تھا

قادیانی مشن

ایک سوال

جناب مولانا السلام علیکم میں پشاور گیا تھا وہاں مولوی غلام حسن رجسٹرار مرزائی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ایک تقریر کی جس کا مطلب یہ تھا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت غیر تشریعی[1] ہو سکتی ہے۔ اس دعوے پر انہوں نے یہ آیت پڑھی فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ؛

اس کے متعلق اُنہوں نے یہ کہا کہ اہل سنت اس بات کے قائل ہیں کہ اولیاء اللہ کو بھی اطلاع علی الغیب ہوتی ہے حالانکہ آیت موصوفہ میں اطلاع علی الغیب صرف رسولوں کے لئے ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ بھی رسول ہیں مگر غیر تشریعی۔

دوسری آیت انہوں نے یہ پڑھی یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ؛

یہ آیت بھی صاف دلالت کرتی ہے کہ بعد آنحضرت کے نبوت غیر تشریعی جاری ہے کیونکہ یَاْتِیَنَّ صیغہ مضارع کا ہے۔ امید ہے اس کے جواب سے خورسند فرماوینگے (صاجزادہ عبد الحی خریدار ۲۵۶۵)

جواب اہل سنت اولیاء اللہ کے الہامات کے قائل ہیں مگر اس تشریح کے ساتھ کہ ثبوت احکام میں "بجوے نارزد" یعنی حضرات انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہم کی اطلاع علی الغیب حجت شرعی ہے اسی لئے وہ مثبت احکام شرعیہ ہے مگر اولیاء اللہ کے الہام اور اطلاع علی الغیب کو یہ درجہ حاصل نہیں اسی لئے پہلے کا منکر کافر ہے دوسرے کا نہیں۔ لہٰذا اولیاء اللہ کو غیر تشریعی نبی کہنا اہل سنت کے مذہب پر صحیح نہیں ہے نہ اہل اسلام کے کسی فرقے کے مذہب پر جائز۔ ہاں قادیانی اصطلاح جدید ہو تو لا مشاحة فی الاصطلاح مگر اس پر سوال یہ پیدا ہوگا کہ قادیانی اصطلاح میں اولیاء اللہ اگر غیر تشریعی نبی ہیں تو انکا انکار مثل انکار انبیاء کے کفر نہیں ہونا چاہئے حالانکہ یہ لوگ (باستثناء لاہوری پارٹی) مرزا صاحب کے منکروں کو کافر کہتے ہیں اور مرزا صاحب خود بھی کہتے تھے۔ ملاحظہ ہو اشتہار "معیار الاخیار" مدعا یہ کہ حضرات انبیاء کا غیب قطعی ہے۔ اور اولیاء کا غیب غیر قطعی ہے جو نبوت کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا اس لئے وہ نبی نہیں نہ تشریعی نہ غیر تشریعی۔

دوسری آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اُس وقت بنی آدم کو یہ اطلاع دی تھی جب حضرت آدم کی توبہ قبول کر کے فرمایا تھا۔ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آوے تو جو اُس کو مانیگا نجات پاویگا جو انکار کریگا دوزخ میں جائیگا۔ اُس وقت چونکہ سلسلہ نبوت و رسالت جاری تھا اس لئے کوئی اعتراض نہ تھا لیکن جب نص قطعی مسلمہ فریقین وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ آگئی تو اس آیت کا استقبال ختم ہو گیا۔

دوسرا جواب اس کا منطقی طریق پر یہ ہے کہ قضیہ شرطیہ میں مقدم کا امکان بھی ضروری نہیں بلکہ اُس میں صدق و کذب دونوں (مقدم۔ ثانی) معارفت پر ہوتا ہے جیسے قرآن مجید میں بھی ارشاد ہے:۔

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ (تو کہہ اگر خدا کی اولاد ہو تو میں سب سے پہلے اُسکی عبادت کروں) اس قاعدہ سے آیت موصوفہ کا مطلب بالکل صاف ہے۔ آیت کے الفاظ یہ ہیں:۔

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (پ ۸ ع)

اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس رسول آویں جو تمکو میرے احکام سناویں تو جو کوئی اُن احکام کے مطابق پرہیز گاری کریگا اور صالح بنے گا۔ اُس پر نہ خوف ہوگا نہ وہ غمناک ہوگا!

اس آیت میں بھی جملہ شرطیہ ہے جس کا پہلا حصہ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ کی طرح محال ہے۔ خرق

---

[1] غیر تشریعی نبی سے مراد قادیانی اصطلاح میں وہ نبی ہے جو صاحب وحی و الہام ہو مگر احکام مستقل اور جدید نہ بتلاوے بلکہ اپنے سے سابقہ نبی کے ماتحت ہو۔ (ایڈیٹر)

(۳۴۷)

AsliAhleSunnet.com

صرف یہ ہے کہ لَوْ تَحْسَبُ وَلَدٌ محال بالذات ہے۔ اور نبوت بعد رسالت محمدیہ محال بالغیر ہے کیونکہ آیت کریمہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں جملہ خبریہ ہے جس کی صداقت ضروری ہے جو نبوت بعدیہ کی نفی تام کرتی ہے۔

یہ تقریر گو علمی ہونے کی وجہ سے عام فہم نہیں لیکن غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے امید ہے ذی علم اس سے مستفید ہونگے۔

ہمارا اپنا خیال بقول ؎

مجھے تو ہے مرغوب مجنوں کو لیلا
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

قادیانی مباحث میں میرا خیال ہی کچھ اور ہے۔ ہمکو نہ حیات مسیح کی بحث سے کچھ مطلب ہے نہ مرزا صاحب کی نبوت و رسالت سے بحث ہے۔ میرے سامنے سو دفعہ کہیں مسیح کی وفات ہے یا حیات۔ مرزا صاحب رسول تھے یا نبی۔ میں ان سب باتوں کو خاموشی سے سنکر کہا کرتا ہوں ؎

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر
گل از خار ست ابراہیم از آذر

مرزا صاحب نبی ہیں (بہت خوب) ثبوت کیا؟ ان کو الہام ہوتے ہیں (بہت خوب) آؤ ان کے الہامات کی جانچ کریں۔ اگر وہ انبیاء کے طریق پر صحیح ہیں تو علے الرأس والعین۔ اور اگر وہ مثل اضغاث احلام محض بازاری گپ ہیں تو بحث کا خاتمہ۔

ناظرین! کیا ہمارے طریق مباحثہ میں کوئی دھوکہ یا فریب ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس اگر یہ طریق صحیح ہے اور بیشک صحیح ہے تو سب سے پہلے ہم اس پیشگوئی کو دیکھتے ہیں جو سچی ہوتی تو آج یہ سطور نہ لکھی جاتیں یعنی میری موت کے متعلق جو ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی تھی جس پر مرزا صاحب نے اپنا سارا دارومدار رکھا تھا جس کی تصدیق عملی طور پر لدھیانہ میں ہوئی کہ مباحثہ میں ہمکو مبلغ (سہ صد) مرزائیوں کی طرف سے انعام ملا تھا فالحمد للہ۔

انجمن اخوان الصفا

اس انجمن کی بابت اہلحدیث مورخہ ۲۹ جنوری میں ذکر ہو کر دوبارہ مورخہ ۱۲ فروری میں ہوا تھا اُس کے بعد مندرجہ ذیل صحاب نے اس کی ممبری قبول کی اور چندہ حسب حیثیت بھیجا۔

منشی سید محمد شفیع صاحب ٹھیکہ دار لکھنوی۔ داخلہ ۸ ر۔ محمد اعظم صاحب لوکوشیڈ آسن سول (بنگال) داخلہ ۸ ر۔

قواعد معہ کاپی فہرست ممبران چھپوا کر ممبروں کے پاس بھیجی گئی ہے۔ حسب قواعد ممبروں کا فرض ہے کہ کل ممبران کو اُس میں درج رکھیں اور ممبر بنانے میں کوشش کرتے رہیں۔ اسی غرض کے لئے ہر ممبر کے پاس چند کاپیاں معہ قواعد اقرارنامہ کے بھیجی گئی ہیں جس صاحب کو اور کاپیوں کی ضرورت ہو۔ وہ طلب کر لیں۔

(سابقہ چندہ ۱۱؎ ر میزان کل ۱۲؎)

ہندوستان چار بلاؤں میں

آجکل غضب الٰہی کی آتش کچھ یورپ ہی پر جوش زن نہیں ہندوستان میں بھی رہی بلکہ اُس سے زیادہ حالت زار ہے۔ جنگ کی وجہ سے بیکاری (ایک) قحط (دو) طاعون (تین) ڈاکہ زنی (پورے چار) الامان والحفیظ۔ دہلی کے آخری بادشاہ شاہ ظفر کا شعر ہے جو آجکل ہندوستان پر چسپاں ہو رہا ہے ؎

مگر کس کس کو دوں دلمیں تری باتوں نے اے قاتل
کٹاری کو چھری کو بانک کو خنجر کو پیکاں کو

مسلمانوں کو چاہئے اپنے مالک سے استغفار کریں۔ پنجوقتہ نمازوں میں دعاء قنوت پڑھا کریں دعاء قنوت میں دفع بلا اور دفع قحط کی بالحاج و زاری دعا مانگا کریں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت کو دل میں بٹھانے کے لئے مندرجہ ذیل آیت قرآنی پڑھا کریں:-

اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ آخر تک

اللہ اپنے بندوں پر رحم فرماوے۔ ہندوستان تو پہلے ہی سے بے پر و بال ہے اس میں اتنی طاقت کہاں کہ یہ ایک مصیبت کو بھی برداشت کر سکے۔ کجا چار مصائب؟ انا للہ حفظنا اللہ۔

ایک عجیب افترا

ملتان سے خط آیا ہے:-

"مولوی نواب الدین بٹالوی عرصہ سے ملتان میں دورہ کرتا رہتا ہے۔ اس دفعہ اُس نے اپنے وعظ میں بہت لن ترانیاں اظہار کیں۔ اس نے اپنے ہر ایک وعظ میں بڑے زور شور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے پر تقریریں کیں اور کہا کہ اس بارہ میں کوئی اہلحدیث میرے مقابلہ میں نہیں آسکتا حتے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو میں نے کئی دفعہ چیلنج دیا کہ میرے ساتھ مناظرہ کریں مگر انہوں نے پہلوتہی کی۔ غرضیکہ اس طرح کی بہت سی ہفوات رانی اُس نے کی اور عوام کالانعام کو دھوکا دیکر بہت کچھ شورش برپا کی لہذا عرض ہے کہ آپ مہربانی فرما کر اطلاع دیں۔ کیا آپ نے کبھی اس سے خط و کتابت یا زبانی معاہدہ دربارہ مناظرہ کیا ہے یا نہ۔ اصلی حقیقت اس بات کی کیا ہے؟"

(المرسل۔ خدابخش عفے عنہ از ملتان شہر)

جواب - نہ مجھے ان صاحب نے کبھی چیلنج دیا۔ نہ میں نے کبھی انکار کیا۔ نہ میری ان سے کبھی ملاقات ہوئی۔ الا گذشتہ سال ہوشیارپور کے جلسے پر ابھی میں پہنچا ہی تھا کہ یہ صاحب اپنے کمرے سے نکل کر مجھے ملے اور فرمایا "میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپکی مخالفت اب نہ کرونگا" میں نے کہا پہلے آپ یہ تو

٭ عبدالسلام صاحب بلہاری عہ ر مولوی محمد ماسٹر اپیل موضع کریجی ضلع بیربھوم بنگال عہ ر مولوی محمود بنارس ۸ ر۔

AsliAhleSunnet.com

بتلادیں آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا۔ ہاں صاحب آپ بڑے آدمی ہیں ہمکو آپ کہاں جانیں۔ مینے بھی کہدیا اللہ آپ کو معاف کرے۔ مجھے کسی نے کہا آپ مولوی نواب الدین ہیں۔ اس کے بعد نہ کسی مجلس میں اُن سے گفتگو ہوئی نہ انہوں نے کبھی مجھے چیلنج دیا۔ گزشتہ ایام میں امرت سر میں وعظ کرتے رہے کبھی اس قسم کا ذکر سننے میں نہیں آیا اس لئے میں (جیساکہ ایک مسلمان سے حسن ظن ہونا چاہیئے) ان سے بھی حسن ظن رکھکر کہتا ہوں کہ مولوی نواب الدین نے ایسی غلط گوئی اور بیجا تعلی اور جھوٹی شیخی سے کام نہ لیا ہوگا (جو ایک سچے مسلمان کی شان سے بعید ہے ہاں بعض لوگوں کو اشتباہ ہوا ہو تو بعید نہیں ہے)۔ بہرحال (اللہ اعلم) اگر اُن کو کسی مسئلہ میں مجھ سے گفتگو کرنی ہو تو میں حاضر ہوں۔ غریب خانہ پر تشریف لادیں۔ نانِ جویں کھائیں اور گفتگو بھی کریں۔ خدا کے فضل سے کتب خانہ بھی ہوگا اور آرام بھی ملیگا انشاء اللہ۔ "درِ درویش را دربان نبائد"

نبوّت

مرسلہ مولوی عبدالمجید صاحب

(از غازیپور)

نبوت کی حقیقت سمجھنے کے لئے پہلے موجودات کی ترتیب اور اُن کے سلسلہ بسلسلہ ترقی پر غور کرنا چاہئیے۔ موجودات کا پہلا مرتبہ ہے کہ صرف اجسام مفردہ یعنی عناصر موجود تھے۔ عناصر نے جب باہم ترکیب پائی تو سب سے پہلے جمادات وجود میں آئے۔ جو ترکیب عالم کا سب سے ادنے درجہ ہے۔ جمادات سے ترقی کرکے نباتات کا درجہ آیا۔ نباتات نے بھی درجہ بدرجہ ترقی کی۔ پہلے گھاس وجود میں آئی جو تخم سے نہیں بلکہ آپ سے آپ پیدا ہوتی ہے پھر درخت پیدا ہوئے۔ درختوں میں بھی درجہ بدرجہ ترقی ہوئی۔ یہاں تک کہ اس قسم کے درخت پیدا ہوئے جن میں تنہ۔ شاخ۔ پھول۔ پھل ہوتا ہے اُن کی خوراک کے لئے عمدہ زمین۔ عمدہ پانی اور عمدہ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے یہاں تک کہ ترقی کرتے کرتے اُن میں حیوانیت کے خواص پیدا ہوئے اور اُن کی سرحد حیوانات کے بالکل قریب ہوگئی۔ مثلاً کھجور اور خرما جن میں حیوانات کی طرح نر و مادہ ہوتے ہیں۔ اور جس طرح نر و مادہ کی مباشرت سے اولاد ہوتی ہے اسی طرح اُن درختوں میں جبتک پیوند نہیں ہوتا۔ بار آور نہیں ہوتے۔ نباتات ترقی کرتے کرتے جب حیوانات سے متصل ہو جاتی ہیں تو وہ صنف پیدا ہوتی ہے جو حیوان اور نباتات کا مجموعہ ہے۔ مثلاً مونگا۔ سیپ وغیرہ۔ علاوہ اس کے وہ گھانسیں جو زمانہ حال کی تحقیقات سے ثابت ہوئی ہیں اور صاف صاف حیوانیت اور نباتیت کی جامع ہیں۔ خاصکر ایک گھاس کا ذکر ڈاکٹروں نے کیا ہے جو درختوں پر لٹکی رہتی ہے اور جب کوئی جانور اُس کے قریب آتا ہے تو تیزی سے لٹک کر جانور کو لپٹ جاتی ہے اور اُس کا تمام خون چوسکر جانور کو بے جان کر ڈالتی ہے۔ نباتات جب ترقی کرکے حیوان کے درجہ پر پہنچتے ہیں تو سب سے پہلے کیڑے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی وہ بھی خودرو یا جن میں حرکت اختیاری کے سوا اور کوئی چیز نباتات سے بڑھکر نہیں ہوتی۔ رفتہ رفتہ ان میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ لامسہ کے سوا ان میں اور حواس بھی پیدا ہونے شروع ہوتے ہیں اور آہستہ آہستہ ایسے جانور پیدا ہوتے ہیں جن میں لامسہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ ذائقہ۔ اور باصرہ تمام حواس موجود ہوتے ہیں۔ ان میں بھی ترقی کی رفتار قائم رہتی ہے۔ چنانچہ ابتدائی درجہ کے جانور محض کودن ہوتے ہیں۔ پھر تیز ذہن۔ زود فہم ہوتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ترقی کرتے کرتے انسان کی سرحد تک آجاتے ہیں۔ مثلاً بندر وغیرہ۔ اس مرتبہ سے بھی آگے بڑھتے ہیں تو انسان کی طرح اُن کا قد بھی سیدھا ہو جاتا ہے اور اُن کے قوائے عقلیہ بہت کچھ انسان کے مشابہ ہو جاتے ہیں اُن میں چمپانزی گنجا پانزی اور گوریلا بہت مشہور ہیں۔ یہ مرتبہ حیوانیت کا انجام اور انسانیت کا آغاز ہے۔ چنانچہ افریقہ کے بعض مقامات کے وحشی آدمیوں میں اور ان حیوانات میں بہت کم فرق رہجاتا ہے۔ یہی ترقی کا سلسلہ جو اوپر بیان ہوا خود نوع انسان میں بھی قائم رہتا ہے یہاں تک کہ انسان کے قوائے عقلیہ ذہن۔ ذکاء۔ صفائی باطن اور پاکیزہ خوبیاں ترقی کرتے کرتے انسان سے ملکوتیت کے درجہ پر پہنچ جاتے ہیں اور اسی درجہ کو ہم دوسرے لفظوں میں نبوت اور رسالت سے تعبیر کرتے ہیں ۔

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم

(از مولوی نور محمد صاحب ممیاں ضلع جہلم)

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علےٰ رسولہ محمد وعلےٰ آلہ واصحابہ واحبابہ وذریاتہ اجمعین۔

اما بعد۔ ہر ایک مومن پر اظہر من الشمس یہ ثابت ہے کہ نجات کا دارومدار صرف توحید آلہی و فرمانبرداری نبی علیہ السلام پر موقوف ہے۔ سوائے اس کے کوئی ایسا راستہ دیگر نہیں ہے جو ہمکو منزل مقصود تک پاہنچاوے۔ تابعداری رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تب ہی ہو سکتی ہے جب جملہ معاملات وعبادات میں آنحضرت علیہ السلام کا طریقہ اختیار کیا جاوے سوائے اس کے ہرگز نہیں۔ پس مومن کامل کو لازم ہے کہ ہر وقت ہر کام میں پیروی سرور کائنات کا لحاظ رکھے اور اُسپر کاربند ہو کر انسان اپنے دل میں نظر انصاف سے یہ خیال کرلے کہ ساری امت پر خواہ مجتہد ہوں یا مقلد اطاعت آنحضور کی فرض ہے اور تمسک کرنا ساتھ حدیث رسول معصوم کے ضروری ولازمی بلکہ عین فرض ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالےٰ جل شانہ نے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى یعنی رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے ہرگز نہیں بولا کرتے مگر جب اُن کو وحی کیجاوے۔ تو میرے دوستو!

AsliAhleSunnet.com

غور سے خیال کرو کہ جب آپ سوائے وحی کے کلام نہ کرتے تھے تو گویا حدیث کا مضمون اللہ عزوجل کا حکم معلوم صاف ہوتا ہے بلکہ بیشک ہے پھر حدیث سے انکار کرنا انکار آلہی نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ پس مومن کو لازم اور ضروری ہے کہ ترک کردے جو خلاف حدیث ہو خواہ راوی حدیث ہو یا غیر اُس کا اور نظر نہ کرے تمام جہان کی مخالفت پر۔ بلکہ تمام امت مرحومہ کو آپ کے سامنے جناح بعوضہ کے برابر سمجھے اور خوب یقین کرے کہ قول و فعل و تقریر آپ کی مثل آفتاب عالمتاب کے ہے اور جو سوائے اس کے ہے وہ مثل ذرہ بے مقدار کے یا مانند چراغ سحری کے ہے۔ آپ غور سے دل لگا کر پڑھیں ؎

ہر کسے کو روز روشن شمع کافوری نہد
زود باشد کش بشب روغن نباشد در چراغ

اور سوائے اس کے ایمان کا نام لینا محض کذب و زور ہے۔ مگر مقلدان متعصبین فقط براہ تقلید اپنے اکابر کے بقول اُن کے اس سے مستثنے ہیں۔ چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنی قسم ہے تیرے رب کی اُن کو ایمان نہ ہوگا جب تک کہ آپ کو منصف نہ مقرر فرما دیں اُس میں جو جھگڑا پڑ جاوے آپس میں پھر نہ پاویں اپنے دل میں ناراضگی آپ کے فیصلہ سے اور قبول کریں اُن کو۔ یعنی مسائل اختلافیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تک منصف نہ بنا دیں۔ اور آپ کے اقوال و افعال سے جو امر ثابت ہو اُس کو بدل و جان قبول نہ فرما دیں تب تک اللہ تعالےٰ قسم کھا کر فرماتا ہے کہ وہ ہرگز مومن نہیں اور ہرگز اُن کو ایمان نہیں اس آیت شریفہ سے کیا صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر تنازع کے وقت ضروری حکم رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا جاوے۔ مگر برادران مقلدین مسائل اختلافیہ کے وقت طرح طرح سے حدیث کا انکار کرتے ہیں اور آیت کے اوپر سرسری نظر بھی نہیں ڈالتے۔ اور قول غیر معصوم کا حدیث کے مقابلہ میں پیش کر کے اپنی آخرت خراب کرتے ہیں۔ حدیث نبی علیہ السلام اگر چھوٹ جاوے تو خیر ہے مگر قول امام ہرگز نہ چھوٹے۔ کیونکہ اپنی امت سے خارج ہونا پڑتا ہے۔ شاباش تقلید سو تو ایسی واہ ری تقلید تیرا ستیاناس۔ تو نے کیا کیا پردے عقلوں پر ڈالے ہیں۔ میرے دوستو آؤ لگے ہاتھ ایک چھوٹی سی آیت آپ کو سنا دوں فرمایا اللہ عزوجل نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنی البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیروی اچھی۔ اس جگہ پر اللہ تعالےٰ عز شانہ نے آنحضرت کی پیروی کو اپنی پیروی فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ یعنے جس نے کہا مانا رسول کا اُس نے کہا مانا اللہ کا جب تک حدیث رسول کی تابعداری نہ کیجائے تب تک اس آیت پر عمل کس طرح سے ہوگا۔ اگر کوئی انسان پورا کامل مومن ہونا چاہتا ہے۔ تو اپنے اعمال ہر وقت میں مطابق حدیث شریف کے کرے۔ ورنہ مومن ہونے کا دعوے ہی دعوے ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ و عم نوالہٗ اسطرح پر ارشاد فرماتا ہے۔ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا یعنی جس وقت جھگڑا کرو تم کسی چیز میں تو پھیر دو اُس کو اللہ اور رسول کی طرف اگر تم ایمان رکھتے ہو ساتھ اللہ کے اور آخرت کے یہ بہتر ہے اور اچھی ہے انجام کار کو۔

پس اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اختلاف کے وقت اللہ اور رسول کے سوا اور کسی کی طرف رجوع کرنے کو حرام فرمایا ہے۔ مومن کو ضرور ہے کہ مسائل مختلف فیہ میں جب قرآن و حدیث سے سند ملجاوے تو پھر کسی امام و مجتہد کے قول کی طرف ہرگز رجوع نہ کرے۔ اگر تمام جہان کے علما اُس کے خلاف ہوں تو تب بھی کچھ پرواہ نہ کرے۔ اور ہرگز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا دامن اطاعت ہاتھ سے نہ دیوے کہ نصوص قرآن و حدیث ہوتے ہوئے اور کسی کی اطاعت اُس کے خلاف میں کرنا گویا اُن کو الوہیت یا رسالت میں شریک کرنا ہے۔ میرے پیارے دوستو حدیث کے مقابلہ میں کسی مجتہد کا قول پیش کرنا برائے دفعیہ حدیث کے صاف شمس فی نصف النہار کی طرح شرک فی الرسالت ہے۔ کیونکہ شرک بہت سی طرح پر منقسم ہے۔ شرک فی الالوہیت۔ شرک فی العادت شرک فی العبادت۔ شرک فی الرسالت وغیرہ وغیرہ۔ برادران۔ شرک فی الرسالت اسی کا نام ہے کہ حدیث صحیح صریح غیر منسوخ غیر متعارض کے مقابلہ میں کسی غیر معصوم کا قول پیش کر دینا۔ معلوم ہوتا ہے کہ بہتیرے میرے دوست غور و خیال سے کام نہیں لیتے۔ اگر ذرا سا خیال بھی کریں تو فوراً اس نکتہ کو سمجھ سکتے ہیں

ایک روز حضرت عبداللہ بن عمر اس طرح فرما رہے تھے کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو۔ تو آپ کے بیٹے سالم نے کہا کہ ہم قسمیہ عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع کرینگے کیونکہ زمانہ پرفتن ہے اس لئے عورتوں کا مسجد میں نہ جانا جانے سے بہتر ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں حدیث نبوی بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ ہم روکینگے۔ گویا تم حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے پیش کرتے ہو۔ اب میں تمہارے ساتھ کبھی کلام نہ کرونگا۔ (پھر ہرگز اُن سے بات نہ کی) میرے دلجان دوستو خیال کرو کہ حضرت سالم نے ایک مصلحت کی وجہ سے یہ کہا تھا نہ کہ انکار کی وجہ سے مگر پھر بھی والد کو اس قدر رنج پہنچا کہ بات تک کرنے سے ترک کر دی۔ کیونکہ حدیث کا ادب لحاظ نہ کیا۔ اب اسی بات کے مقابلہ میں ہم اپنے دوستوں پر فیصلہ چھوڑتے ہیں کہ اب ہمارے لوگوں کی کیسی مسلمانی و تابعداری رسول اکرم ہے کچھ تو انصاف سے کام لیویں۔ سو میں نہایت ادب اور بڑے زور سے کہتا ہوں کہ حدیث کے مقابلہ میں کسی غیر کا قول پیش کرنا شرک فی الرسالت ہے۔ اگر یہ شرک نہیں تو اور کوئی چیز شرک نہیں ہے۔ غرض قرآن مجید صاف بتلا رہا ہے کہ جو لوگ قرآن و حدیث کے خلاف

AsliAhleSunnet.com

ائمہ اور مجتہدین کی تقلید کرتے ہیں اور اپنے علمار اکابر دین کی باتوں اور فتووں کو باوجود ظہور خلاف نہیں چھوڑتے وہ ہرگز مسلمان نہیں۔ بلکہ اسلام کا تو کیا ذکر وہ شرک میں گرفتار ہیں کہ اپنے اکابر و علمار کو گویا نبی اور شارع جانتے ہیں اور اُنہی کو دین کے حاکم سمجھتے ہیں اور حلت و حرمت و استحباب کراہت میں مختار جانتے ہیں حالانکہ یہ صاف اشراک فی الالوہیت و اشراک فی الرسالت ہے۔ اللہ و رسول کے سوائے کسی کی مجال نہیں کہ کسی چیز کو حلال یا حرام ٹھیرا سکے یا کسی چیز پر جواز و عدم جواز کا فتوے لگا سکے جتنے اکابر دین اور مجتہدین شرع متین ہیں وہ سب ناقل اور راوی ہیں۔ اور اُن کی بات موافق کتاب و سنت ہے تو قابل قبول ہے ورنہ قابل ترک واللہ الہادی

میاں صاحب کا مدرسہ

قابل توجہ

تلامذہ و عقیدتمندان میاں صاحب مرحوم

خاکسار کی تحریک بالا اخبار اہلحدیث مورخہ ۲ صفر میں شائع ہوئی تھی جس کا ماحصل یہ تھا کہ زبدۃ المحدثین علامہ سید محمد نذیر حسین صاحب طاب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ کے مدرسہ کی مالی و علمی امداد کے لئے جمیع برادران اہلحدیث توجہ فرمائیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ میری ناچیز تحریک پر کما حقہٗ توجہ نہیں فرمائی گئی ہے

کیا کروں اللہ سب ہیں بے اثر
ولولہ کیا، نالہ کیا، فریاد کیا

کیونکہ علمار کے طبقہ سے لیکر عوام الناس تک کی جانب سے "صدائے برنخواست" کا مضمون رہا۔ میں نے اس مسئلہ پر جو غور کیا تو میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ میں اپنی بےچمالی کی وجہ سے واقعات کا سچا فوٹو نہ کھینچ سکا اور اسی باعث سے میری روکھی پھیکی تحریر کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اگر صورت حال یہی ہو (اور یقیناً ایسی ہی ہوگی) تو للہ کوئی بزرگ قوم اس کام کو انجام دیکر عند اللہ ماجور ہوں۔ اور اگر خدانخواستہ صورت حال دگرگوں ہے یعنی اخوان دینی کو اب قومی احساس بالکل جاتا رہا ہے اور وہ صرف آمین بالجہر یا رفع یدین کر لینے سے اپنے آپکو متبع کتاب و سنت سمجھے بیٹھے ہیں تو اُن کو اس رائے کی غلطی معلوم ہو جائیگی۔

بھائیو! ہمکو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم آپ اُسوقت تک سچے مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہماری اور آپ کی خواہشات اُس چیز کی تابع نہو جائیں جسکو آں سرور حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم لائے ہیں لا یومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ ـ ؎

عاشقی چیست بگو بندۂ جاناں بودن
دل بدست دگرے دادن و حیراں بودن

مطلب یہ کہ ہمکو ہر دینی اور دنیوی کام میں کتاب اور سنت کی پیروی بغیر چون و چرا کرنی چاہیئے۔ اور جب ارشاد باری عزاسمہٗ ہو رہا ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (لوگو جب تک اُن چیزوں میں سے خرچ نہ کرو جن سے تمکو محبت ہو نیکی کا درجہ ہرگز نہ پا سکوگے) تو ہمپر لازم ہوا۔ ایسی درس گاہ کی مالی امداد کریں جس میں قرآن اور حدیث شریف ہی پڑھائے جاتے ہوں۔ اور اگر ہمنے ایسا کیا۔ یعنی مالی امداد دی تو انشاء اللہ تعالے ہمارے لئے جنت کا رستہ آسان ہو جائیگا۔ کیونکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سلک طریقا یلتمس فیھا علما سھل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ (جو شخص طلب علم کے لئے کسی رستہ میں چلتا ہے۔ اللہ تعالے اُسپر بہشت کا رستہ آسان کر دیتا ہے) شائد اسپر آپ کو یہ اعتراض ہو کہ یہ خوشخبری تو طلبار کے لئے ہے معاونین کے لئے نہیں تو عرض کرونگا کہ گھبرائیے نہیں۔ بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا قول روح افزا سن لیجئے ارشاد من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ (یعنی جو شخص کسی کو نیکی کی طرف رہبری کریگا اُسکو نیکی کرنے والے کے برابر ثواب ملیگا)

لہٰذا پیارے بھائیو کمر ہمت باندھ لو اور جس سے جتنا ہو سکے چندہ دے۔ اور اگر کوئی بزرگ اس تحریک کی تائید میں کوئی مضمون لکھیں تو اُسکے ساتھ مالی امداد کا بھی اُس میں ذکر فرما دیں کیونکہ اب زبانی جمع خرچ کا وقت نہیں ہے بلکہ زمانہ عمل کو چاہ رہا ہے لہ

حدیث شریف میں ہے ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤساء جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا (اللہ تعالے بندوں سے علم کو نہیں نکالیگا بلکہ علمار کو اُٹھا لیگا اسلئے علم بھی اُٹھ جائیگا یہانتک کہ کسی عالم کو باقی نہ رکھیگا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنائیں گے اور اُن سے فتوے پوچھے جائینگے تو وہ بغیر علم کے فتوے دیکر خود گمراہ ہونگے اور دوسروں کو گمراہ کرینگے)

پس اے میرے پیارے بھائیو! اگر آپ نے روپیہ پیسہ کا مُنہ دیکھا اور دینی مدارس کی امداد سے قاصر رہے تو اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ جو علماء اب موجود ہیں ان کی رحلت کے بعد (خدا تعالے ان کی عمروں میں برکت دے اور ان کے فیوض کو عرصہ دراز تک جاری رکھے! آمین) کوئی عالم نہ رہیگا (کیونکہ ہم آج کل دیکھ رہے ہیں کہ عوام تو عوام اکثر علمار بھی اس زمانہ میں اپنی اولاد کو علم دینی سے بالکل بے بہرہ رکھنے لگے ہیں اور اُن کو صغر سنی سے انگریزی شروع کرا دیتے ہیں اور ایسا کیوں نہو جبکہ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہی ہے کہ یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا

لہ میں آپ کی اس بارے متفق نہیں قوم کا حال جیسا کچھ مجھے معلوم ہے دینے کو تیار ہیں مگر قبل از وقت سوال کرنے لگے ہیں۔ مدرسہ کو باقاعدہ بنا دیں قوم کو اعتبار دلا دیں کہ ہم اس پودے کو پانی دیکر تازہ کرینگے۔ پھر قوم نہ دے تو الزام معقول۔ ابھی سے دست سوال دراز کرنا "آب ندیدہ موزہ کشیدہ" کا مصداق ہے (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

یبقٰے من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ (لوگوں پر عنقریب ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ اُس میں اسلام کا نام ہی نام رہجائیگا اور قرآن مجید کی رسم ہی رسم رہجائیگی۔)

تو گویا وہ لوگ جو اس وقت مالی امداد نہ کرینگے وہ علم کے ڈھانے والے ٹھیریں گے۔ لہٰذا بھائیو! ایسی نوبت نہ آنے کے لئے ہم سب پر واجب ہے کہ اپنی بساط کے موافق ماہانہ چندہ دیا کریں۔

دیکھیں کون ہے جو اس مضمون کو ملاحظہ فرماکر سب سے پہلے اپنا چندہ روانہ کرے؟ اور دیکھیں کون ہے جو خدا کے رستہ میں سبقت کرکے اپنی دریادلی کا ثبوت دے۔

۷ صفر ۱۳۳۲ھ کے اخبار اہلحدیث میں اس عاجز نے جسقدر ماہانہ چندہ کا وعدہ کیا تھا اُس کو عالی جناب مولانا مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی خدمت اقدس میں ارسال کرچکا اور انشاء اللہ آئندہ بھی گذرانتا رہیگا۔

خداتعالے مولوی عبدالعزیز صاحب ناظم تحصیلدار گوندیا کو خوش رکھے اور اُن کی دینی اور دنیوی ترقی کرے (آمین) جنھوں نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۱ صفر ۱۳۳۲ھ میں عہ ماہانہ چندہ عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے اور ہمکو قوی امید ہے کہ مولویصاحب موصوف نے اپنے وعدہ کا ایفا کیا ہوگا یعنی رقم چندہ ارسال کردی ہوگی اور اُس کو ماہ بماہ ارسال فرماتے رہینگے۔

اللہ تعالے سیٹھ محمد ابراہیم صاحب فیتہ والے مقیم کربلا کو دینی اور دنیوی امور میں برکت دے (آمین) جنھوں نے میاں صاحب کے مدرسہ کی امداد کے لئے ؎ روپے یکمشت عطا فرمائے ہیں۔ اور اپنی دریادلی اور قومی درد اور اسلامی حمیت کا ثبوت دیا ہے اور جن سے ہمکو امید واثق ہے کہ ماہانہ چندہ کا بھی اعلان بالضرور عنقریب فرمائینگے[1]۔

آخر میں ہمکو مولوی عبدالعزیز صاحب سلمہ

[1] اور احباب نے بھی وعدے کئے ہیں مگر وقت کا انتظار ہے (ایڈیٹر)

خلف الصدق عالیجناب مولانا مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری اور جناب حکیم امجد علیخان صاحب دہلوی کا مشکور ہونا چاہیئے جنھوں نے اخبار اہلحدیث میں میری تحریک کی تائید میں مفید اور معنی خیز مضمون لکھکر جملہ اخوان دینی کو متوجہ کیا ہے خداتعالیٰ موصوفین کی سعی مشکور فرمائے (آمین) اور ہم سب کو توفیق دے کہ اب بجائے مزید خامہ فرسائی کے چندہ دیں[2]۔

(الراقم العاجز عبدالحمید اٹاوی)

مذاکرۂ علمیہ نمبر ۵ مورخہ ۲۵ ربیع الاول

بابت حدیث فضل العالم علی العابد

(از مولوی ابوداؤد محمد عبداللہ صاحب از بہاولپور)

خدا جانے حضرت ایڈیٹر صاحب کوئی مشکلات الحدیث پر کتاب لکھ رہے ہیں[3] یا کیا کہ اس طرح علمی مذاکرات سے اب دم ہی نہیں لینے دیتے۔ جزاک اللہ بیشک علماء کے علم وفضل کا اس میں ثبوت ہے؟ حدیث فضل العالم علی العابد کفضلی علے ادناکم کے اشکال میں عاجز کے نزدیک دو حل ہوسکتے ہیں

(۱) تشبیہ سے کئی غرضیں ہوا کرتی ہیں۔ اس حدیث میں عُبّاد پر علماء کی فضیلت کو جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنےٰ امتی پر فضیلت ہونے سے تشبیہ دیگئی تو اس سے اندازِ فضیلت کا بیان مقصود نہیں بلکہ یہ غرض ہے کہ جس طرح یہ فضیلت نبوی متحقق ہے عابد پر عالم کی فضیلت بھی اسی طرح لاریب ہے اسے فنِ بیان میں تشبیہ بغرض تقریر کہتے ہیں اسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مشبہ میں بھی اس بات کو قرار و وجود ہے جو کہ مشبہ بہ میں معروف ومسلم ہے آیت مثل نورہ اور قول باری تعالے وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ جیسے کئی موارد میں یہی تشبیہ ہے اور نماز کے درود متعارف میں بھی استاد یہی بتلاتے ہیں۔

(۲) صرف کلمہ طیبہ کا قائل ہونا بھی تو ایک عبادت ہے جس سے ادنےٰ امتی اور عابد ایک ہوسکتے ہیں۔ اور اسی طرح عالم کا فرد اکمل بھی نبی تک پہنچتا ہے اس طرح تکلف کریں تو اور بھی جواب بن سکتے ہیں مگر ظاہر یہ ہے کہ حدیث میں لفظ ادناکم سے مراد صحابہؓ ہیں جیسا کہ ظاہر حال خطاب اسی کا مقتضی ہے تو اب نقشہ سوال، میں مشبہ بہ کی مسافت بھی حرف ب پر ٹھیری اور پیچھے کوئی محذور باقی نہ رہا واللہ اعلم

[2] یہ تو وہی بات ثبت العرش ثم النقش (ایڈیٹر)

[3] بلکہ لکھ رہے ہیں اور طلباء وعلماء کو مشکلات حدیث پر متوجہ کر رہے ہیں ابھی تو صرف اندرونی مشکلات کا ذکر ہے مشکل تو اُسوقت ہوگی جب بیرونی مشکلات پیش آوینگی جن کے لئے ابھی ہمیں تیار رہنا چاہیئے اللھم ایدنا بروح منک (ایڈیٹر)

از مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری مقیم دہلی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور مثال کے فرمایا کہ عالم کو اتنی فضیلت ہے عابد پر جتنی مجھکو ادنیٰ امتی پر مقصود اس سے یہ ہے کہ جس طرح مجھکو ادنےٰ امتی پر بہت زیادہ اور بدرجہا فضیلت حاصل ہے اسیطرح عالم کو عابد پر بدرجہا حاصل ہے۔ مثال فضیلت کے زیادہ ہونے میں ہے کمیت ومقدار میں نہیں جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعثت انا والساعة کھاتین یعنے میں قیامت کے اسقدر قریب بھیجا گیا ہوں جیسے یہ دو انگلیاں سبابہ اور وسطےٰ۔ یہاں بھی اس مثال سے زیادہ قرب مراد ہے۔ ایسے ہی اللہ تعالےٰ کا فرمانا وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ یعنی قیامت کا معاملہ ایسا ہے جیسا آنکھ جھپکنا یا اس سے بھی زیادہ قریب۔ یہاں بھی مثال زیادتی قرب میں ہے کمیت ومقدار میں نہیں فقط واللہ اعلم

بقیہ تواریخ وجغرافیہ وید

(۵ فروری کے بعد)

از مولوی ابو رحمت حسن صاحب

ایرانیوں کی سولہ زمینیں | یہ مانی ہوئی بات ہے کہ سومبھو منوجی مہاراج تمام مورث اعلےٰ منوجی کے جدامجد یام تھے۔ (دیکھو شوپران کھنڈ ۱۱) بالعموم تمام مورخ مانتے چلے آئے ہیں کہ عراق د

AsliAhleSunnet.com

عرب اور عراق عجم میں مخلوق تھی - اور ایران میں سب سے اول سلطنت کی بنیاد باقاعدہ قائم ہوئی تھی - اور بابل ایران میں بھی گنا جاتا ہے اور عراق میں بھی شمار ہوتا ہے بدیں وجہ مانا یان ایران ہکام میں زیادہ معتبر مانے جاتے اور بالیقین مقدم خیال کئے جاتے ہیں - بام ایران کے بادشاہوں کا شہر تھا اور سومبھو منو کے بامی ہونے کے سبب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچاتی ہے کہ ایران یا بام کے فسانے جو کہ مشہور تھے وہ آریوں کو گوشگذار ہو چکے تھے انہوں نے بر تقلید اُن کے اپنی خیال آرائی کی ہے - آریہ شاعروں کا ذاتی سرمایہ مبالغوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے اور بہت دن گزر جانے کے بعد ان کی یادداشت میں فرق آیا اور روایتیں خلط ملط ہو گئی تھیں - اس وجہ سے دونوں کے بیان میں بعد المشرقین پایا جاتا ہے اور یہ بات آن کے ہر ایک مضمون سے عیاں ہے جسے طبع چاہے ناظرین آزمالیں اور دونوں کی روایتوں کو مقابل کر کے مدعا اصلی پالیں - چنانچہ ایرانیوں نے بمنزلہ تزئین بیان کی تھیں انہی کی تقلید سے آخر یہ بھی کرتے ہیں - ایرانیوں کی زمینیں اقل ملاحظہ ہوں :-

(۱) زمین اول - آریانہ ویجو ایران کی پاک زمین جس سے ایران کو عزت ہے - ویجو کے معنے بیج والی اس سے واضح ہوا کہ جس زمین میں اللہ تعالےٰ نے آریوں کا تخم بویا اور آریہ قوم پیدا ہوئی وہ آریانہ ویجو ہے -

(۲) گنوجو کہ شگدھا نام سے بھی مشہور ہے اہناودوں کے قابل -

(۳) مَرْوُ - نہایت پاک اور بلند کوہ البرز کی نالی -

(۴) بگدھی -

(۵) نسایشیا طین کی جگہ جس میں جنت سے نکالی جانے کے بعد شیطان ڈالا گیا تھا -

(۶) ہرویو -

(۷) وکریتا -

(۸) اروا - عرب -

(۹) کھتا -

(۱۰) ہرکوتی -

(۱۱) ہیومت -

(۱۲) رگھا - مگوبنس کی زمین اودھ -

(۱۳) چکرا -

(۱۴) ودنیا -

(۱۵) ہپتا ہندو - سپتا سندھو - پہلے یہ نام محض سندھ اور پنجاب کا ہی تھا - رفتہ رفتہ کل ہندوستان کا ہو گیا کہ وہ سین کی جگہ ہ کو بولتے ہیں اور ہندوستانی ان کی ہ کی جگہ س کو بولتے ہیں -

(۱۶) رہنا -

اس تقسیم کی علت غائی یہ بتائی جاتی ہے کہ پہلی زمین آریانہ ویجو جو کہ سب طرح کی عزتوں اور عظمتوں والی ہے اُسے اپنی بدعملیوں سے گنہ گار لوگ ناپاک نہ کرنے پائیں بلکہ وہاں سے الگ رہیں - بالغرض کوئی ناپاک آدمی وہاں سے الگ نہ ہو تو مار کر الگ کر دیا جاوے چنانچہ شروع میں اس پاک زمین پر قدیم آریہ بھی ایک مدت تک بستے رہے تھے - جب انہوں نے ایران کی آئین چھوڑ دی تو ایران والوں نے انکو لڑ بھڑ کر اس پاک زمین سے نکال دیا (ان لڑائیوں کا بیان ویدوں میں کسی کسی جگہ موجود ہے اور موقع پر عرض کیا جاویگا انشاء اللہ تعالےٰ) اور پھر وہ ہندوستان کی جانب چلے آئے - جب قدیم آریوں نے دیتی ندی چھوڑی آریانہ ویجو سے نہ بودستی نکال دئے گئے - تو ایک مدت بعد کوہ البرز اور دیانند اور مازندران کی عظمت اُن کے دلوں سے جاتی رہی - وسط ہند میں پہنچنے پر ہریانہ میں بود و باش کر کے سرسوتی ندی کو تقدم کیا اور ہریانہ کو تمام انسانی کی پیدائش کی جگہ فرض کر لیا کیونکہ یہ ایران کی سرزمین کی طرح اُس زمانے میں نہروں سے بھرپور اور نہایت سرسبز تھی - اور مدتوں لڑنے بھڑنے پھرنے کے بعد اُن کو یہیں آکر امن ملا تھا اب منو وغیرہ ان کے شاعروں نے لکھ مارا کہ تمام دنیا کے آدمی اپنی پیدائش کو یہاں کے علاقوں کے برہمنوں سے جانیں (دیکھو منو ادھیا ۲ شلوک) اور یہ مسئلہ محض ایران کی سرزمین کی عظمت گھٹانے کے لئے بنایا گیا معلوم ہوتا ہے ورنہ ہریانہ کی زمین میں ایسی کوئی بات نہیں پائی جاتی کہ عند العقل بزرگی کا باعث ہو ہاں البتہ جب سے دہلی ہندوستان کا پایۂ تخت قرار دیا گیا ہے جب سے یہ ضرور ہوا ہے کہ شمال و مغرب کی جانب سے آنے والی قوموں نے جب دہلی پر چڑھائی کی - یا ہستناپور کی یا اجمیر کی سلطنت کے لئے لڑے تو سب کے کشت و خون کیلئے وسیع میدان جوانوں کی قربانیوں کا مذبح یہی میں نصیب ہوئی اور موت کے سمندر میں جس امیر البحر کا جہاز عمر غرق ہوا یہیں ہوا - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کہ کعبۃ اللہ کے مقابلہ میں

لنے ایک بنالیا تھا ویسے ہی قدیم آریوں نے آریانہ ویجوں میں ایران کے مقابل ہریانہ کو بال معظم و مکرم تجویز کر لیا تھا سو نہ چلا چند روز کے بعد وہ بھی یعنی کعبے کی طرح رفت و گذشت ہوا اور جس طرح ایران کے قدیم بزرگوں سے انہوں نے سولہ زمین کو سنا تھا ویسے تو بھول گئے مگر اپنی طرف سے گھڑ کر سولہ زمینیں جغرافیہ کے سمیت اس طرح پوری کر کے کہ جس طرح کہ ذیل کے ساتھ زیپ لو کھنڈوں میں مرقوم ہیں + (باقی دارد)

جنگ کب ختم ہوگی؟

یورپ کے ایک مبصر نے موجودہ خونخوار جنگ میں جان و مال کے نقصان کا تخمینہ کیا ہے جسمیں وہ بحساب ۱۰ فیصدی ایک کروڑ ۵۰ لاکھ جانوں کی قربانی اور ۴۹ - ارب ۲۲ کروڑ روپیہ کا نقصان دکھاتا ہے اور یہ صرف ۶ ماہ کی لڑائی کا تبعض الوصول ہے - رپوٹر لکھتا ہے کہ جرمن میں خوراک کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے اور رعایا گھبرا گئی ہے اور یہ قرین قیاس بھی ہے کیونکہ انگلستان نے جرمنی کی تجارت آمد و آمد تقریباً بند کر دی ہے اور جو غلہ جرمنی میں ممالک متحدہ امریکہ و کینیڈا وغیرہ سے آتا تھا وہ انگریزی جہازوں نے روک دیا ہے روس بھی بہت غلہ آتا تھا وہ بھی اس جنگ کے باعث بالکل بند ہو گیا اسلئے جرمن کی اقتصادی حالت بد سے بدتر ہو گئی ہے اور اب یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ جرمنی اس مہیب دیو گرسنگی سے مرعوب ہو کر دو تین ہی مہینہ کے اندر صلح کی تمنا کریگی - ادھر سامان

فتاویٰ

س نمبر ۱۰۶۔ ہر نماز میں تحیات پڑھی جاتی ہے اور اشہد ان لا کا لفظ زبان پر لاتے ہیں۔ کلمہ کی انگلی کو حرکت دیجاتی ہے اسکا شان نزول کہاں سے ہے (خاکسار قاضی غلام محی الدین خریدار اہلحدیث ع ۲۵۲ از کمبرلی ساؤتھ افریقہ)

ج نمبر ۱۰۶۔ اس کے متعلق حدیث ذیل آئی ہے اذا قعد فی التشہد وضع یدہ الیسریٰ علی رکبتہ الیسریٰ ووضع یدہ الیمنیٰ علی رکبتہ الیمنیٰ وعقد ثلاثۃ وخمسین واشار بالسبابۃ (رواہ مسلم)

یعنی آں حضرت جب قعدہ میں بیٹھتے تو اپنا داہنا ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں پر رکھتے اور دو انگلیوں (انگوٹھا اور وسطیٰ) سے گول عقد بنا کر سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے۔

اس روایت اور اس جیسی اور روایات سے پایا جاتا ہے کہ دونوں انگلیوں کا حلقہ تو شروع ہی سے باندھا کرتے تھے مگر انگلی کو حرکت "لا" پر دیتے تاکہ توحید کا اقرار لفظی۔ اعتقادی اور عملی تینوں طرح سے ہو والعلم عند اللہ۔

س نمبر ۱۰۷۔ صبح کے فرض نماز میں دعاء قنوت پڑھی جاتی ہے۔ اس بارے میں شرع کا کیا حکم ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۷۔ دعاء قنوت کے لئے یہ احسن و اسلم طریق ہے کہ بوقت ضرورت پڑھی جائے چاہے ایک نماز میں پڑھے چاہے سب میں۔ آجکل جو بلائے عام ملک پر مسلط ہے۔ بیکاری۔ قحط۔ بیماری۔ ان سب آفات کے دفعیہ کے لئے دعاء قنوت پنجوقتہ پڑھیں اللہ تعالےٰ رحم فرماوے۔

س نمبر ۱۰۸۔ زید نے اتفاقاً ریل کا سفر اختیار کیا۔ بوقت مغرب مسافروں کی کثرت نے ریل گاڑی کی جائے نشست کو اندازے سے زیادہ پُر کر دیا اور یہ گنجائش بالکل نہ رہی کہ مغرب کی نماز ادا کر سکے۔ تو ایسی حالت میں کیا زید مغرب کی نماز کو قضا کرے حالانکہ اس کو سٹیشنوں میں کچھ نہ کچھ مہلت گاڑی کے ٹھیرنے کی ملا کرتی ہے مگر زید کو یہ خوف لگا رہتا ہے کہ اس کے نماز ادا کرنے میں گاڑی نہ نکل جاوے۔ تو زید نماز قضا کرے یا کیا؟ بکر کہتا ہے نماز قضا باطل ہے کیونکہ زید بیٹھے بیٹھے مثل مریضوں کے اشاروں سے ادا کر سکتا ہے۔ کس کا خیال صحیح ہے۔ (محمد یوسف خان سوداگر چرم خریدار اہلحدیث ع ۱۸۰۹ برہمپور ضلع گنجام)

ج نمبر ۱۰۸۔ جتنی جگہ ہو اس سے کام لیکر نماز ادا کر دے۔ وضو نہ ہو سکے تو تیمم کر لے۔ تیمم بھی نہ ہو سکے تو بے تیمم ہی پڑھ لے (صحیح بخاری کتاب التیمم باب اذا لم یجد ماء ولا ترابا) اگر ادا نہ کرے تو قضا کرے۔ قضا باطل نہیں۔ البتہ وقت پر ادا نہ کرنے سے گناہگار ہوگا۔ قرآن مجید میں ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا (نماز مسلمانوں پر وقت بوقت فرض ہے)

(۶ الیٰ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۰۹۔ بالغ عورت کو اس کا خالہ زاد یا چچا زاد یا پھوپھی زاد برادر تحریری یا تقریری طور سے سلام علیکم کہہ سکتا ہے یا نہیں جواب بحوالہ حدیث عنایت فرماویں۔ (خاکسار ظہیر الدین امرتسر خریدار ع ۲۶۸۵)

ج نمبر ۱۰۹۔ جائز ہے صحابہ کرام اہل بیت ازواج مطہرات کو سلام علیکم کہا کرتے تھے۔

س نمبر ۱۱۰۔ غیر مسلم اگر سلام علیکم کہے تو جواب سلام یا وعلیکم السلام کیا کہنا چاہئے۔ اور اگر مجمع عام مسلم و غیر مسلم میں گزر ہو تو سلام علیکم کس لفظ سے کہنا چاہئے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۰۔ حدیث شریف میں آیا ہے کفا کو السلام علیکم سے ابتدا نہ کرو۔ اس سے نتیجہ نکالا گیا ہے کہ اگر وہ السلام علیکم کہیں تو علیکم السلام کہنا جائز ہے۔ اور مجمع کفار اور مومنین کا ہو تو السلام علیکم کہنا جائز ہے (صحیح بخاری) (۱ ردا خل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۱۱۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ پہلے اللہ نے نور محمدی کو پیدا کیا یہ خیال صحیح ہے یا غلط؟

س نمبر ۱۱۲۔ نور محمدی جو سب سے پہلے پیدا ہوا وہ کہاں تھا اس کا ذکر قرآن شریف میں ہے یا نہیں۔ (خاکسار عبد العزیز از بنولا ترائے نیپال ڈاکخانہ لوکہی ضلع دربھنگہ)

ج نمبر ۱۱۱ و ۱۱۲۔ نور محمدی کی پیدائش کا ذکر جیسا کہ قصوں اور وعظوں میں بیان کیا جاتا ہے قرآن اور حدیث میں نہیں ملتا اول ما خلق اللہ نوری روایات موجب اعتقاد نہیں۔

س نمبر ۱۱۳۔ وتروں میں دعاء قنوت پڑھنا فعل رسول اللہ ہے یا فعل صحابہ۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۳۔ وتروں میں دعاء قنوت کا پڑھنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بروایت صحیح ثابت نہیں۔ امام حسن فرماتے ہیں کہ میں پڑھا کرتا ہوں۔

س نمبر ۱۱۴۔ وتر میں دعاء قنوت پڑھے تو گنہگار ہوگا یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۴۔ جب آں حضرت سے ثابت نہیں تو ترک پر گناہ بھی نہیں۔

س نمبر ۱۱۵۔ وتر میں دعاء قنوت بعد رکوع کے ہاتھ اٹھا کر پڑھنا چاہئے یا قبل رکوع بعد ختم قرأت تکبیر کہکر ہاتھ باندھکر پڑھنا چاہئے یا کیسے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۵۔ دونوں طرح علماء کا معمول ہے۔ مگر بعد رکوع کو ترجیح ہے۔ صحیح بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ یہ کہا کہ میں تمکو ایسی نماز پڑھاؤں جو آں حضرت کی نماز سے بہت مشابہ ہو۔ یہ کہکر جو انہوں نے نماز پڑھائی تو دعاء قنوت بعد رکوع کے پڑھی (صحیح بخاری باب القنوت)

س نمبر ۱۱۶۔ اگر عشاء کی نماز میں امام بھولجاوے دو رکعت کے بعد تشہد کیلئے نہ بیٹھے اور کھڑا ہو جاوے اور تین رکعت پڑھکر سلام پھیر دے اور امام کو گمان ہو کہ میں چار رکعت پڑھ چکا بعد سلام کے لوگوں کو کہنے سے معلوم ہو کہ تین رکعت نماز پڑھی گئی پھر ایک رکعت ادا کر کے بعد دونوں طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے یا قبل سلام کے سجدہ سہو کرے یا ایک طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے یا کیسے سجدہ سہو کرے (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۶۔ سجدہ سہو قبل سلام اور بعد سلام دونوں طرح جائز ہے بعد سلام کرے تو دونوں طرف سلام پھیر کر کرے۔

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

محمدیہ کمپنی میں ۲۰ فروری تک کل مبلغ (۲۸۳۱ روپے) تقسیم ہوئے ہیں چند صحاب ہنوز باقی ہیں جنہوں نے ابھی تک طلب نہیں کیا ورنہ ان کی طرف سے بھیجنے میں دیر نہیں۔ آئندہ ہفتے باقیماندہ صحاب کی فہرست شائع کیجاویگی۔

بڑی رقم جس کی وصولی باقی تھی وہ ہنوز وصول نہیں ہوئی توقع ہے کہ وصول ہوگی احباب دعا کریں وہ شخص آجکل مقام ہتھوا ضلع سارن (چھپرہ) میں انگریزی مال کی فروخت میں مصروف ہے نام اس کا میاں اللہ بخش ہے امرتسر کا رہنے والا ہے پشمینہ کا سوداگر ہے معاملہ میں برا نہیں مگر رکاوٹ کی وجہ سے رک گیا ہے۔ اس علاقہ میں کسی شریک کمپنی کو ملے تو نرمی سے توجہ دلادیں۔

الانصاف مفت | مصنف کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ رسالہ الانصاف فی حق الاحناف مفت تقسیم کیا جائے پس جو صاحب لینا چاہیں فی نسخہ ۲ پائی کے حساب سے ٹکٹ محصول بھیجدیں (المشتہر الحکیم)

حضرت میاں صاحب کی سوانح عمری میرے پاس آگئی ہے جو صاحب خریدنا چاہیں اطلاع دیں۔ (سید ابوالحسن از دہلی پھاٹک حبش خان)

طبی سوال نمبر ۱ | طبیب ہو یا ایسا شخص جسکو مرض ذیل سے اس شافی نے شفا عنایت کی ہو میرا بھائی بعارضہ سلسل البول عرصہ سات آٹھ سال سے بیمار ہے جسکی یہ حالت ہوگئی ہے کہ بدن میں طاقت نہ بدن پر گوشت ہر وقت اعضا شکنی۔ سردرد۔ زکام۔ باعث کمزوری کمر میں درد۔ غرضیکہ ہر قسم کا ہزال بلکہ سر کے بال بھی اکثر جھڑ گئے ہیں۔ پیشاب دن میں بے تعداد۔ چار منٹ دس منٹ۔ زیادہ سے زیادہ وقفہ ایک گھنٹہ بغیر سوزش۔ پیاس۔ جلن۔ تکلیف کے۔ انگریزی یونانی ویدک بشناسی کا علاج ہر چند کیا لیکن تاحال فائدہ نہ ہوا کوئی مہربان چاہے برائے خدا دوا یا نسخہ مجرب المجرب خواہ قیمتاً ارسال کرکے ثواب دارین

حاصل کریں۔ پتہ یہ ہے (۲ در داخل غریب فنڈ)

(غلام حسن ٹھیکے دنیاں شہر سیالکوٹ)

تقریظات

الاسلام۔ نفائس الحکایات دو جلد۔ یہ تینوں کتابیں جناب مولوی فتح محمد خان صاحب جالندھری کی لطیف تصنیف ہیں۔ الاسلام میں ان باتوں کا بیان ہے جنپر ہر ایک مسلمان کو ایمان رکھنا چاہیے۔ توحید کو مسئلہ کو مفصل لکھا ہے۔ شرک کی تردید بھی کی ہے۔ (مگر ساتھ ساتھ مروجہ شرک کا نام لے لیکر ذکر ہوتا تو مفید تر ہوتا جیسے تعزیہ پرستی، قبر پرستی، پیر پرستی وغیرہ) دوسری کتاب کی پہلی جلد میں قرآنی قصے جمع کئے ہیں۔ دوسری میں حدیثی قصوں کا بیان ہے۔ تینوں کتابیں بچوں اور ناواقف بڑوں کے لئے مفید ہیں لکھائی چھپائی بھی اچھی ہے قیمت الاسلام ۲ ر نفائس الحکایات (جلد اول) ۸ ر (جلد دوم) ۵ ر محصول علاوہ (پتہ۔ نذیر محمد خان کمپنی لاہور)

خطیب | دہلی سے ایک ہفتہ وار اخبار "خطیب" نکلنا شروع ہوا ہے جس کے سرپرست خواجہ حسن نظامی صاحب اور ایڈیٹر حکیم محمد واحدی صاحب ہیں۔ ان دونوں کے زور قلم سے ملک واقف ہے مضامین حسب نیانہ اور ملکی ہوتے ہیں قیمت عہ (پتہ۔ مینجر خطیب دہلی)

اعلان | نواب صدر الدین صاحب رئیس بڑودہ کی تالیفات سے انجمن ہذا کے پاس چند نسخے فرد غنی انغنہ صد ر۔ گنجینہ ارام۔ اسلام کی خوبیاں۔ اسلام کے عقائد کے موجود ہیں جنکی قیمت ایک ایک آنہ علاوہ محصول ہے انکے علاوہ مولوی ابو رحمت حسن صاحب باواجی کی تصنیف سے معیار الالہام ۰۰ و رد خطرات راہ نجات کے بھی چند نسخے ہیں قیمت ان کی علاوہ محصول کے چار چار آنے ہے جن صاحبوں کو ضرورت ہو بذریعہ ویلیو جلد طلب کریں ورنہ پھر یہ کتابیں نہیں ملنے کی۔ پتہ یہ ہے (سکرٹری انجمن تائید الاسلام شہر بنارس محلہ دارانگر)

اعلام | مولینا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی کی کتاب نزول الابرار کے پرسہ چھپے بالکل تمام ہوچکے ہیں اسلئے اب کوئی صاحب اس کیلئے ٹکٹ نہ بھیجیں۔ ان کی تصنیفات سے جو مطبع ہذا میں طبع ہوئی ہیں صرف

المشرب الوردی باقی ہے اس کے لئے صرف ۱ر کے ٹکٹ فقط محصول کے لئے بھیجکر مفت حاصل کیجئے اس کے ہمراہ آپکو دو عربی کے چھوٹے رسالے۔۔۔۔ عمدۃ الوفیق اور الاصباح زائد نذر کئے جائینگے علماء اور طلباء اور کل عربی دان اس موقعہ خیر کو غنیمت سمجھکر جلد اس کو منگوائیں (ملنے کا پتہ) (مینیجر سعید المطابع پریس محلہ دارانگر شہر بنارس)

دعا و جنازہ غائب | جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی بھاوجی صاحب اولاد ۱۷ فروری کی رات کو ۱۱ بجے دفعتاً بیمار ہوکر ۲ بجے فوت ہوگئی تمام نالائق کو سخت صدمہ ہوا۔ انا للہ۔ ناظرین مرحومہ کے لئے دعا مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں اللّٰھم اغفرلہا وارحمہا

طبی سوال نمبر ۲ | محمد یعقوب خریدار نمبر ۳۱۴۵ (بہار) بدحواس پاگل ہوگیا ہے کوئی صاحب اس مرض کی دوا بتلادیں تو مہربانی ہوگی۔ (راحمد اللہ از جوجہ گاؤں بہار)

تلاش دوست | میرے ایک نہایت ہی مخلص محب خالص دوست مولوی محمد فاضل صاحب ساکن جبہ گسوال ضلع راولپنڈی عرصہ سے مفقود الخبر ہیں کسی صاحب کو معلوم ہو تو براہ مہربانی بذریعہ ایڈیٹر صاحب اطلاع دیں۔ یہ نوٹس خود ان کی نظر سے گزرے تو وہ خود ہی بول پڑیں تاکہ کوئی کارروائی کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ (خاکسار غلام محمد شملوی وکیل ندوۃ العلماء)

حساب دوستان | مندرجہ ذیل احباب کی قیمت مدرج سنہ ۱۹۱۵ء میں ختم ہے ۱۲ مارچ کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا چندروز مہلت چاہتے ہوں تو براہ مہربانی واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرمائیں تاکہ وی پی کے واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو (خاکسار منیجر)

۶۷ + ۲۸۰ + ۲۸۲ + ۲۸۵ + ۲۹۷ + ۵۲۶ +
۵۵۶ + ۷۵۵ + ۷۶۶ + ۷۷۱ + ۱۰۵۸ + ۱۱۰۱ +
۱۱۰۷ + ۱۱۱۲ + ۱۳۶۱ + ۱۳۸۷ + ۱۳۹۸ + ۱۵۱۳ +
۱۵۳۲ + ۱۶۱۷ + ۱۶۱۸ + ۱۸۲۲ + ۱۸۶۹ + ۱۸۶۹ + ۱۸۹۷
۱۸۹۴ + ۱۹۰۶ + ۱۹۱۳ + ۱۹۸۵ + ۲۲۱۳ + ۲۲۱۴ +
۲۲۱۷ + ۲۲۱۸ + ۲۲۲۴ + ۲۲۴۱ + ۲۵۸۸ +

مقام مسرت ہے کہ مولوی سید عبدالسلام صاحب اور مولوی سید ابوالحسن صاحب نبیرگان حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب مرحوم دہلوی اور مولوی عبدالرؤف صاحب نواسہ حضرت ممدوح کا وظیفہ فی کس سہ صد سالانہ ریاست حیدرآباد میں مقرر ہو۔۔۔

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۱۵ر فروری سے ۲۱ر فروری تک جو خبریں پہنچی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

لاہور کے کالجوں کے چند مسلمان طلبا کچھ دنوں سے غائب ہیں خدا معلوم کہاں اور کس راہ سے گئے

قحط کے باعث غریبوں کی حالت خراب ہو رہی ہے! چوریوں اور ڈاکوں کی کثرت ہے!

لاہور جیسے مشہور مقام میں ڈاکے پڑ رہے ہیں چنانچہ آٹھ نو ڈاکو لاہور میں گرفتار ہوئے اُن کے پاس سے بم پستول اور چھرے بھی برآمد ہوئے۔

امرتسر میں بھی ایسے واقعات کا ظہور ہوا ہے افواہ ہے کہ ایک بنئے کی دکان سے چند بوریاں آٹے کی جاتی رہیں۔

گورنمنٹ پنجاب غرباء کی مدد کے لئے انتظام کرنے کی فکر میں ہے مختلف جگہوں میں ایسی دوکانیں کھولی جائینگی جو غلہ بھاؤ سے سستا بیچینگی۔

مقدمہ سازش دہلی میں جن ملزموں کو چیف کورٹ پنجاب نے سزا دی ہے وہ سب کے سب اس حکم کے خلاف پریوی کونسل (لندن) میں اپیل کرینگے۔

بذریعہ تار وکیل مقرر کیا جائیگا اور اُن ملزموں کے لئے جن کو پھانسی کی سزا کا حکم ہوا ہے! حضور وائسرائے سے پھانسی کے التواء کی درخواست کیجائیگی

رسالہ ملٹری آف پولیوز لندن لکھتا ہے - کہ ہندوستان کے خطوط امیر افغانستان کے ساتھ اشتراک کی کوشش کا پتہ دیتے ہیں!

افغانستان کو آزاد ملک رکھنے کا طریقہ اس لئے اختیار کیا گیا تھا کہ روس اور ہندوستان میں باہمی ربط نہ رہے۔

لیکن اب چونکہ وہ ضرورت جاتی رہی ہے کیونکہ روس اور انگلستان میں دوستی ہو گئی ہے لہذا اب امیر کی شخصیت ہمارے لئے غیر ضروری ہے۔

اس ہفتہ امریکہ اور جرمنی کے تنازع نے خوفناک صورت اختیار کر لی ہے۔

بنار تنازع یہ ہے کہ گورنمنٹ جرمنی نے تمام ملکی ذخائر پر قبضہ کر لیا تھا اس لئے انگریزی گورنمنٹ نے اس خیال سے کہ جرمن عوام کی ضرورت کے لئے جو غلہ باہر سے جائیگا جرمن گورنمنٹ اُس کو اپنے فوجی کام میں لائیگی - جرمنی میں غلہ کی درآمد ممنوع اشیاء کی فہرست میں داخل کر دیا۔

درآمد غلہ کی بندش نے جرمنی میں سخت قحط کی صورت پیدا کر دی۔

اس کے جواب میں گورنمنٹ جرمنی نے اعلان کیا کہ ۱۸ فروری کے بعد جو جہاز بھی انگلستان کو جاتا ہوا نظر آئیگا اُسے ہماری آبدوز کشتیاں غرق کرینگی اس سے جرمنی کا یہ مطلب ہے کہ انگلستان میں بھی غلہ نہ جا سکے اور وہاں بھی قحط پڑ جائے!

چونکہ اس جرمن تجویز سے غیر جانبدار سلطنتوں نے جرمنی پر سخت اعتراض کئے!

لیکن جرمن اور امریکن اخبارات نے ایکدوسرے پر سخت حملے کئے اور عوام کے جوش نے معاملہ کو نہایت نازک صورت پر پہنچا دیا۔ اور دونوں ممالک میں تعلقات منقطع ہو جانے کا قوی اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔

اس ہفتہ بھی جرمن آبدوز کشتیوں نے ایک انگریزی اور ایک فرانسیسی تجارتی جہاز کو غرق کیا

آسٹروی بیڑے نے مانٹی نیگرو کے بندرگاہ پر گولہ باری کی!

دو آسٹروی ہوائی جہازوں نے اُڑتے ہوئے شاہ مانٹی نیگرو اور اُس کی ملکہ و شہزادیوں پر بم پھینکے لیکن وہ بچ گئے۔

انگریزی ہوا بازوں نے جرمن شہروں کے ہوائی جہازوں اور آبدوز کشتیوں کے کارخانوں پر حملہ کر کے سخت نقصان پہنچایا۔

انگلستان نے روس کو اب تک چار کروڑ پونڈ قرضہ دیا ہے۔

جرمنی میں غذا کی قلت کا اعتراف جرمن امیر البحر نے امریکن بحری فوج کے اتاچی سے کیا ہے۔

آسٹریا آرک ڈیوک اسٹیفن کو جس کا دُور کا رشتہ قدیمی پولینڈ کے خاندان سے ہے - پولینڈ کا بادشاہ بنانا چاہتا ہے - عنقریب کراکو میں اس کی تاجپوشی ہوگی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اس کارروائی سے آسٹریا اہل پولینڈ کی ہمدردی حاصل کرنا چاہتا ہے!

روسیوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ مشرقی پرشیا میں جرمنوں کی بہت بڑی فوج کے آجانے سے ہمیں پسپا ہونا پڑا۔

ونیہ برہند کی مراسلت سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمن فوجیں مشرقی پرشیا سے روسی فوجوں کو ہٹا کر پچاس میل تک روسی علاقہ میں گھس گئی ہیں!

روسیوں کا بیان ہے کہ دریچولا کے دائیں کنارے پر بعض حصوں میں سخت جنگ ہو رہی ہے

آسٹریا کے علاقوں کی حالت بدستور ہے۔ جرمن اور آسٹروی فوجوں نے متعدد حملے کئے جو پسپا کئے گئے۔

اخبار مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار مقیم ہنگری بیان کرتا ہے کہ اگرچہ روسیوں نے پرزمسل کا محاصرہ کر رکھا ہے تاہم بیرونی قلعے اور استحکامات جو بارہ بارہ میل تک پھیلے ہوئے ہیں اُن کے قبضے میں نہیں آئے قلعے مذکور تین ماہ تک مدافعت کے قابل ہیں!

آسٹروی فوجوں نے پھر بلگراد (سرویہ) پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔

اہل البانیہ نے سرویہ پر عام حملے کرنے شروع کر دئیے ہیں!

روس کو فخر ہے کہ اُس کے ہاں کوئی چیز گراں نہیں ہوئی (ہندوستان ہی بدنصیب ہے)

مغربی میدان جنگ میں متحدہ افواج دھیمی رفتار سے ترقی کر رہی ہیں - موسم بہار میں سخت جارحانہ کارروائی کیجائیگی۔

ترکی جہاز بریسلا نے بحیرۂ اسود میں باربرداری کے بارہ روسی جہاز غرق کر دئیے ہیں۔

اطلاع - مولانا ابو الوفا مع مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی مدرسہ احمدیہ کے جلسہ کے ارادہ سے اس ہفتے گئے ہیں۔ راستہ میں - بھڑائچ - مچھلی شہر وغیرہ میں اترینگے - سیتا مڑھی سے علی گڑھ کانفرنس کے جلسہ پر آ ملینگے انشاءاللہ (مینیجر)

AsliAhleSunnet.com

وہ وقت آگیا

جس کا نہایت بے صبری کے ساتھ انتظار تھا
اگر آپ نے اب بھی اسلام کا حق ادا نہ کیا تو کس دن کیجیے گا۔ سارے ہندوستان میں صحیفۂ القمر کی نرالی اور انوکھی باتوں کا غلغلہ پڑا ہوا ہے۔
بشارت و خوشخبری یہ مجموعہ ہے جو اخلاق و فلسفہ کا معدن ہو اور ادب لطیف اردوئے معلّٰی کا مخزن ہے۔
ملک کے مشاہیر علماء و فضلاء اہل قلم کے مضامین سے زینت عام ہو کر علماء عوام و خواص دونوں کی دلچسپیوں کا ایک بہترین علمی مشغلہ ہے۔

نمونہ

کا پرچہ دو آنے کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے
سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ پیشگی ارسال فرمائیے
منیجر صحیفۂ القمر دہلی

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

تقابل ثلاثہ۔ توریت۔ انجیل۔ اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول صرف عمر
اجتہاد و تقلید اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے قابل دید ہے۔ قیمت صرف
القرآن العظیم۔ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت
الہام۔ الہام کی تشریح اور آریوں کا رد
دلیل الفرقان۔ بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل القرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب
فتوحات اہلحدیث۔ چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ۔ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ان کو جمع کیا گیا ہے قیمت صرف چار آنہ (۴؍)
تہذیب۔ مہذبوں کے فرائض
ادب العرب۔ صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے۔ کہ اردو خواں بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ لے۔ اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے۔
منیجر اہلحدیث امرتسر

اشتہار عام

ہماری دکان میں لونگی۔ بنگہ سوتی۔ ریشمی و زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے۔ جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا لنگی درکار ہو۔ وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرمادیں۔ اور دوکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی۔ المشتہر
غلام محمد خاں حسن محمد خاں لونگی فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

شفاخانہ یونانی گجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و کثرت احتلام ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے۔ ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کرنیکے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ قیمت عہ
طلاء اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۲ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے اس کے استعمال سے فربہی درازی اور قوت مردی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے۔ قیمت
حبوب بواسیر ہر قسم بادی۔ آبی۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہیں
سرمہ منقود چشم اس سرمہ کے استعمال سے دھند۔ جالا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے فی تولہ
دوائی خارش ہر قسم اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے اس میں خاص صفت یہ ہے۔ کہ خارش میں صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے فی تولہ
ملنے کا پتہ۔ منیجر شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ چوک

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنی حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات۔ مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو اتباع سنت حضرت سرور کائنات میں ضرب المثل تھے۔ لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی۔ جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے۔ جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ جب وہ نواب امیر علی خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دست میں آگیا۔ اور غنیم سے تائب ہو گیا۔ جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے۔ جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا۔ جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پاکر رافضی سے تائب ہوا۔ جن کی دعا سے دلوانے ہوشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں جو حج پر گئے تو راستہ میں انگریزوں نے انکو دعوت دی۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے۔ جن کے ہاتھ پر بالا ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا۔ غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کیلئے یہ تین سو صفحہ کی کتاب قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف دو روپے (عمر) ملنے کا پتہ

AsliAhleSunnet.com

مفید و کارآمد کتابیں

۲۴/۵۲

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی؟ حجۃ الاسلام حضرت امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف۔ اس بے نظیر کتاب میں علامہ موصوف نے وہ کل وسائل و ذرائع نہایت بسط سے ارقام فرماتے ہیں جن کے ذریعہ ایک ناتوان و پراگندہ دل شخص ظاہری و باطنی ترقی کے اعلیٰ سے اعلیٰ منازل و مدارج تک پہنچ جائے۔ فاضل مصنف نے بادشاہ سے لیکر فوجیوں۔ جرنیلوں۔ عالموں۔ صناعوں۔ زراعوں۔ غرض رعایا کے ہر طبقہ کے لوگوں کے فرائض و تعلقات پر بحث کر کے کیمسٹری و موسیقی پر خامہ فرسائی کرتے ہوئے بعض ادویہ و اشیا کے عجیب و غریب خواص۔ سحر و طلسم۔ عزائم کی حقیقت۔ روح کی ماہیت وغیرہ کی تشریح کرتے ہوئے آداب مجلس۔ تہذیب۔ نفوس۔ نفس ناطقہ۔ روح موت۔ حشر۔ احوال باطنی کی درستی۔ مدارج نبوت و سماوات۔ مجاہدات۔ زہد تقویٰ۔ حب و عشق۔ اسرار الٰہی وغیرہ کا مفصل بیان کیا ہے عمر

زبدۃ المرام (ترجمہ اردو) عمدۃ الاحکام یعنی صحیح بخاری اور مسلم کی ان احادیث کا مجموعہ جن پر کل ائمہ محدثین کا اتفاق ہے۔ دونوں صحیحین کی احادیث متفق علیہ دربارہ احکام طہارت۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ شرائے۔ نکاح۔ طلاق۔ رضاع۔ قصاص۔ حدود۔ قسموں۔ نذروں۔ فیصلوں قربانی۔ لباس۔ جہاد وغیرہ کا اردو ترجمہ قیمت

مجربات سیوطی؟ قدوۃ الانام امام الہمام حضرت جلال الدین عبدالرحمن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ کا سلیس اردو ترجمہ جس میں مولانا نے مرد و عورت۔ لڑکے۔ لڑکی۔ بچے۔ بوڑھے۔ جوان کے اندرونی۔ بیرونی جملہ امراض کا علاج۔ طب۔ تعویذات۔ کلمات۔ مجربات کے ذریعہ بتایا ہے۔ علاوہ اس کے مختلف فنون و کشتہ جات کے تیار کرنے کی تراکیب اور زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا علاج بتایا ہے قیمت عمر

ہیر رانجھا مع تذکرۃ الشعراء پنجاب

یہ پہلا قصہ ہیر رانجھا کا ہے۔ جو اخلاقی۔ علمی اور مفید نصائح کے لحاظ سے اپنے رنگ میں ممتاز ہے۔ اور جس کے ساتھ پنجابی شعراء کا دلچسپ مبسوط تذکرہ دیا گیا ہے اس کتاب کے تین حصے ہیں پہلے حصہ میں ہیر رانجھا کی پیدائش و وفات۔ اور حسن و عشق کے تاریخی و تحقیقی حالات بزبان اردو درج ہیں۔ دوسرا حصہ پنجابی نظم میں سید وارث شاہ کی طرز پر ہے۔ جو جدید خیالات۔ زبان کی سلاست۔ اور مضامین کی برجستگی کے لحاظ سے قابل دید ہے۔ تیسرے حصہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ پنجابی شاعری کی ابتدا کب اور کہاں ہوئی۔ اور اس وقت سے آج تک پنجابی شاعر کون کون۔ کہاں کہاں اور کس کس زمانہ میں ہوئے۔ ان کے حالات و دلچسپ واقعات۔ لکھائی چھپائی نفیس۔ کاغذ عمدہ سفید۔ سائز کلاں۔ حجم قریباً ۳۰۰ صفحات قیمت باہنہ صرف ۱۰

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں سے منگاؤ

مومیائی

۲۴/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جو بالت یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے

ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ آنے۔ آدھ پاؤ ۲ روپے۔ پاؤ پختہ ۶ روپے مع محصول ڈاک وغیرہ
غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولوی حکیم احمد حسن صاحب بنارس سے لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مومیائی بنام ذیل بہت جلد روانہ فرمادیں۔ واقعی آپکی مومیائی ازحد مفید ہے (۵ر جنوری ۱۵ء)

جناب عبدالحق صاحب اکبرپور ضلع گیا سے رقمطراز ہیں پہلے دو چھٹانک مومیائی اس سال میں منگایا۔ دوستوں کے نام۔ دونوں نے بہت فائدہ حاصل کیا۔ اب دو چھٹانک ہمارے دوست جناب فائق حسین صاحب کمنسٹیبل تھانہ ... کے نام سے روانہ فرمادیں۔ (۱۷ر جنوری ۱۵ء)

ملنے کا پتہ

ہیڈ ویبر اسٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر بدھ گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com